نومبر ۲۰۰۸ء | بسم اللہ الرحمن الرحیم | جلد نمبر:۱۔ شمارہ نمبر:۴

فرمان نبوی ﷺ

''شہید کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں چھ انعامات ہیں پہلے ہی لمحے اس کی بخشش کر دی جاتی ہے۔ وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے، اسے عذاب قبر سے بچا لیا جاتا ہے اور وہ (قیامت کے دن کے) بڑے خوف سے مامون رہتا ہے۔ اور اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا ایک موتی دنیا ومافیہا سے بہتر ہے اور بہتر (۷۲) حورعین سے اس کی شادی کر دی جاتی ہے اور اس کے اقارب میں سے ستر (افراد) کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔'' (ترمذی)

عنوانات

اب سسک سسک کے کیا جینا

اسلام اور کفر کی کشمکش ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گی۔ نور اور ظلمات کی اس لڑائی میں بس شخصیات اور چہروں کی تبدیلی رونما ہوتی ہے لیکن یہ تا ابد رہنے والا سفر جاری وساری ہے۔ روشنی کے پیامبر، کفر وشرک، ظلم و بربریت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ''اعلائے کلمۃ اللہ'' کا مقدس علم ہاتھوں میں تھامے اپنے رب کی رحمت ونصرت کے سہارے کل بھی برسر پیکار تھے، آج بھی ہیں اور ان شاء اللہ کل بھی رہیں گے۔

کفر وظلمت کے جھوٹے دعوے دار اور ان کے نحیف و کمزور (بظاہر مسلمان اور حقیقتاً مرتد ومنافقین) بے غیرت و بے حمیت ساتھی کل بھی اللہ کے لشکروں کے سامنے نہ ٹھہر سکے تھے اور ان شاء اللہ آئندہ بھی ان کا انجام ذلت ورسوائی رہے گا۔ میرے دین کی سچی اور دور تک پھیلتی روشنی کو پھیلنے سے روکنا کل بھی اندھیروں کے بس میں نہ تھا اور آئندہ بھی یہ روشنی اپنے راستوں کا تعین خود کرے گی۔ اس لئے کہ روشنی کا تو کام ہی پھیلنا اور پھیلتے ہی جانا ہے اور اس لئے کہ اس نور اور روشنی کی حفاظت اور رکھوالی تو خود اللہ فرماتے ہیں۔ یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون (الصّف)

ظلم اپنے خلاف اٹھنے والی ہر صدائے حق کو دبا دینے، اپنی جانب بڑھنے والے ہر دستِ حریت کو کاٹ دینے اور ہر نگاہِ پاک کو پھوڑ دینے کی گھٹیا اور رزیل کوششیں ہر دور میں کرتا چلا آ رہا ہے۔ اس لئے کہ ظلم اس کے علاوہ اور کر ہی کیا سکتا ہے۔ کفر وظلمت کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی حربہ نہیں کہ وہ اپنا ظلم آزمائے اور اس کے مقابلے میں حق کے پرچم بردار اللہ کے اذن سے اپنے سینے آزماتے رہیں۔ یہ سنت ابراھیمی کل بھی زندہ وتابندہ تھی اور اللہ کے جود وکرم سے آج بھی دنیائے کفر اس سے لرزہ براندام ہے۔

صدیوں دور ایک ایسے ہی حق کے پرچم بردار نے ظلمت کے آگے اپنا سر جکانے کی بجائے سر کٹانے کو ترجیح دی تھی، اس نے خطبہ دیتے ہوئے کہا تھا:

''لوگو! خبردار ہو جاؤ۔ یہ لوگ شیطان کی اطاعت کو قبول کر چکے ہیں اور رحمٰن کی فرمانبرداری سے لاتعلق ہو گئے ہیں۔ ان لوگوں نے اللہ کی سرزمین کو فساد سے بھر دیا ہے۔ حدودِ الٰہی کو پامال کر دیا ہے۔ اس لئے میں حق بجانب ہوں کہ میں ان کی سرکشی اور بغاوت کو حق وعدل سے بدلنے کی سعی وجدوجہد کروں۔ وقت آ گیا ہے کہ مومن حق کی راہ میں جان قربان کرنے کیلئے تیار ہو جائے۔ میں شہادت کی موت چاہتا ہوں۔ ظالموں کے ساتھ زندہ رہنا، بذات خود جرم ہے''۔

لوگ حق کے اس پرچم بردار کو نواسہ رسول ﷺ سیدنا حسینؓ کے نام نامی سے جانتے ہیں۔ اگرچہ خطبہ دینے والا خاموش ہو چکا ہے، اس کی خواہش پوری ہو چکی اور وہ اپنا فرض نبھا چکا۔ مگر اس آواز کی

بازگشت رہتی دنیا تک باقی ہے۔

یہ ۹محرم الحرام کا دن ہے، سیدنا حسینؓ نے اپنے ساتھیوں کو جمع کیا اور فرمایا:

''پروردگار میں تیری حمد وثنا کرتا ہوں کہ تو نے ہمیں حق سننے کیلئے کان، حق دیکھنے والی آنکھیں اور حق شناسا دل عطا کیا۔ ہمیں قرآن کا علم اور فہم دین کے ذریعے ممتاز کیا۔ الٰہی تو ہمیں شکر گزار بندوں میں شامل فرما۔

اس کے بعد اپنے ساتھیوں سے اس طرح گویا ہوئے:

''میں آج کے دن کسی کو اپنے ساتھیوں سے زیادہ وفادار نہیں دیکھتا۔ اللہ تعالیٰ تم سب کو بہترین اجر سے نوازیں (آمین)۔ میں ان بدترین دشمنوں کے ارادے بھانپ کر آج کے دن کو کل کا دن سمجھ رہا ہوں۔ میں آپ لوگوں کو خوشی خوشی اجازت دیتا ہوں۔ میری طرف سے کوئی ملامت نہ ہوگی۔ رات چھا چکی ہے ایک ایک اونٹ لو اور اپنی اپنی بستیوں کو لوٹ جاؤ۔ یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ لوگ مجھے ہی تلاش کریں گے۔ میرے بعد انہیں کسی کی تلاش نہ ہوگی۔''

سیدنا حسینؓ کی اس گفتگو کے بعد ان کے جانثار ساتھی یوں گویا ہوئے۔

سب سے پہلے بنو عقیل کے وفادار ساتھیوں نے کہا:

''اے ہمارے سردار! ہم صرف اس لئے لوٹ جائیں کہ آپ کے بعد زندہ رہیں؟ اللہ ہمیں وہ دن نہ دکھائیں۔ ہم اپنی جان، اپنا مال اور اپنے اہل وعیال سب کچھ اپنے اور آپ کے دین پر قربان کردیں گے۔ آپ کے ساتھ آپ کی حمایت میں لڑیں گے۔ جو آپ کا انجام ہوگا، وہی ہمارا ہوگا۔ آپ کے بعد جینا حرام ہے۔''

اس کے بعد سعد بن عبداللہ اٹھے اور فرمایا:

''اللہ کی قسم! ہم آپ کا ساتھ نہیں چھوڑ سکتے، جب تک اللہ کو معلوم نہ ہو جائے کہ ہم نے رسول سعادت ﷺ کے بعد آپ کا فرمان ملحوظ خاطر رکھا۔ اگر مجھ کو یقین ہو کہ ستر بار قتل کیا جاؤں گا اور ہر بار دوبارہ زندہ کرکے آگ میں جلا کر میری خاک ہوا میں اڑا دی جائیگی تو بھی اس وقت تک آپ کا ساتھ نہیں چھوڑوں گا جب تک خود کو موت کے حوالے نہ کردوں۔ اور اس موت کے بعد تو ہمیشہ کی عزت ہے۔''

جبکہ زبیر بن متین نے کہا:

''اللہ کی قسم میری تمنا ہے کہ قتل ہوں پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر زندہ ہوں اور اس طرح ہزار بار کیا جائے مگر اللہ اس کے بدلے آپ کو اور آپ کے اہل کے نوجوانوں کو بچالے۔''

اِن نوجوانوں نے اپنا سب کچھ لٹا دینا گوارہ کیا مگر حق کا ساتھ چھوڑنا گوارہ نہ کیا۔ اور پھر اس دنیا میں اور جنت میں اپنے سردار کا ساتھ دیتے چند نفوس مل کر ظلم وکفر کے خلاف بنیان مرصوص کی طرح پنجہ آزما ہوئے۔ کفر وظلم اور فسق وفجور کے خلاف اس صف آرائی نے ہمیشہ کیلئے ایک روشن تاریخ رقم کردی، امت مسلمہ کے ہر ہر فرد کو نشان منزل دکھا دیا کہ کفر وباطل کیخلاف ہمیشہ سینہ سپر رہو، پامردی دکھاؤ اور حق کا علم کبھی سرنگوں نہ ہونے دو۔

مگر اے عزیزو! اپنے اسلاف کے مقابلہ میں یہ کیسی تاریخ ہے جو آج ہم رقم کررہے ہیں۔

- کائنات کی رزیل اور چوپاؤں سے بھی گئی گزری قومیں، ہر نئے دن کیساتھ اپنی مکروہ خباثت لئے، امت کے غم خوار ﷺ (فداک ابی امی) کی شان اقدس اور حرمت میں گستاخی کے مرتکب ہیں اور پیارے نبی ﷺ کی محبت کا دم بھرنے والے، غازی علم الدین شہید کے ورثاء ہیں کہ خواب غفلت سے بیدار ہونے کو تیار ہی نہیں۔
- اسلامی تحریکیں نواسہ رسول ﷺ کے ہم رکابوں کی طرح امت کی سربلندی کے عظیم خواب تو دیکھتی ہیں، مگر کفر وباطل کے خلاف صف آرائی ہمیں منظور نہیں۔
- ایک طرف سیدنا حسینؓ کے ساتھی ہیں کہ امت کے روشن مستقبل کے لئے دشتِ کربلا میں منزلوں کے سراغ نمایاں کرتے ہیں اور ہم ہیں کہ کربلا کے ان سرفروشوں کی تاریخ دہرانے والے، اللہ کے گھر کے مکینوں کو لال مسجد میں صلیبیوں کی غلام، پاکستانی فوج کے سامنے بے یارومددگار چھوڑتے ہیں۔ اور پھر سینوں میں صحیفہ پاک محفوظ کئے اپنی معصوم بہنوں، بھائیوں کی پاک اور مقدس لاشوں پر اپنی زہر آلود سیاست چمکاتے اور انسانی حقوق کے راگ الاپتے ہیں۔
- بنو عقیل کے نوجوانوں نے تو جان ہار کر اپنے عم زاد کو عزت بخشی اور ہم ہیں کہ نبی ﷺ کے عم زادوں اور امت کی بیٹیوں کو کفر والحاد کے ہاتھوں بیچ کر، کیوبا، ابوغریب اور گوانتانا موبے کی بھٹیوں کی نظر کرکے بے غیرتی وبے حمیتی، پستی اور رزالت کی آخری حدوں کو پار کرچکے ہیں۔ (العیاذ باللہ)
- مادر پدر آزاد ذرائع ابلاغ کی جھوٹی کہانیوں کو سن کر، مجاہدین کے خلاف اپنے زہر آلود تبصروں سے ''خدمت کفر والحاد'' کا قبیح کام دن اور رات جاری ہے
- نبیوں کی سرزمیں کے فلسطینی بے یارومددگار ہیں، صیہونی ہمارے بزرگوں، بچوں پر بم برساتے ہیں، ہماری ماؤں اور بہنوں کی عفت وعصمت محفوظ نہیں اور ہم اپنی کیریئر پلاننگ میں بدمست ہیں۔
- کشمیر جسے کبھی ہمارے بڑے اپنی شہ رگ کہتے، اس کیلئے جہاد، جہاد الاپتے اور امت کے نوجوانوں کو اس میں جانیں کھپانے کا کہتے نہ تھکتے تھے آج لاکھوں

مسلمانوں کے خون اور سینکڑوں مخلص مجاہدین کی شہادتوں کے بعد ان بڑوں کی زبانیں گنگ ہوگئی ہیں۔

❁ صلیبی افواج، عراق کو لہولہو کرنے اور اپنے ناپاک پنجے گاڑھنے میں سرگرداں ہیں اور اللہ اور اس رسول ﷺ سے بے نیاز امت مسلمہ، جاگتی آنکھوں نجانے کون سے سہانے خواب دیکھنے میں غلطاں ہے۔

❁ تمام عالم کفر اپنے ناپاک عزائم لئے اپنی ناجائز افواج کیساتھ، امارتِ اسلامی افغانستان پر ہر روز حملہ کرکے امت محمد ﷺ کے وسائل پر قابض ہونے اور باطل ادیان کو تقویت پہنچانا چاہتا ہے اور امت کے نوجوانوں کو ناچنے تھرکنے سے فرصت نہیں۔

❁ خطہ خراسان (قبائل) میں اپنی طاقت کے نشے میں بدمست (نام نہاد اسلامی) پاکستانی فوج، مجاہدین مخلصین (کہ جو اُمت کے روشن کل کے لئے اپنا آج لٹارہے ہیں) کے مدمقابل آکر اپنے صلیبی خداؤں کی سجدہ ریزی کا حق ادا کررہی ہے۔ (رسول اکرم کے فرمان کامفہوم ہے کہ جب کوئی مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کو نقصان پہنچانے کے لئے کوئی چیز سامنے کرتا ہے تو اللہ اور اس کے ملائکہ اس پر لعنتیں بھیجتے ہیں)۔

لیکن اس سب کے باوجود، میرے اللہ کی نصرت اور تائید غیبی سے ان سارے محاذوں پر اور ساری دنیا پر غلبہء اسلام ہو کر ہی رہنا ہے، نجس صلیبی، صہیونی اور مشرکین قومیں اپنے آقاؤں اور مددگاروں (نام نہاد مسلمان، مرتدین اور منافقین) کے ساتھ، حقیر اور رزیل بن کر سرفروش مجاہدین اسلام کے پاؤں کی خاک چھوئیں گی۔ (ان شاء اللہ)

پس اے اللہ کے بندو! اس سارے عمل میں ہم سب کو اپنے کردار کا تعین کرنا ہے۔ اگر تو یہ طے کرلیا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے باغیوں کی روش اختیار کرکے دنیا میں ذلت ورسوائی کا راستہ چننا ہے اور آخرت میں نمرودوں، شدادوں اور فرعونوں کے ساتھ جہنم کی آگ کے لئے ایندھن مہیا کرنا ہے تو انتظار کرو کہ اللہ کا فیصلہ آیا ہی چاہتا ہے۔

اور اگر ایسا نہیں ہے اور یقیناً ایسا نہیں ہے تو پھر

❁ اسوہ حسینؓ کو نشان منزل بناتے ہوئے، طواغیت کا انکار کیجیئے اور مخلص مجاہدین اسلام کے ہمرکاب بن جایئے، اپنی جانوں کیساتھ، اپنے اموال کیساتھ

❁ سنت انس بن نضرؓ کی صورت، ستر ماؤں سے محبوب ومحبّ اپنے پیارے اللہ کی رضا اور اس کی جنت کے حصول کے لئے اپنے نام نہاد کیریئر کی قربانی دیجئے

❁ صحراؤں اور برفیلی چٹانوں میں لڑنے والوں کو تنہا کرنے کی بجائے ان کے ساتھ قدم بہ قدم، شانہ بشانہ ہمراہی بنئے

اُس دن کے لئے
جس دن کی تھکن
لفظوں میں نہ بولی جائے گی!

اُس شب کے لئے
جس شب کی سحر
مرنے سے نہ پہلے آئے گی!
اور موت تو خود مرجائے گی

اُس صبح کے لئے
جس صبح کی مہک
پھولوں میں نہ تولی جائے گی!

اُس مَے کے لئے
جس مَے کی مُہر
دعووں سے نہ کھولی جائے گی!

اس مَے کے لئے، کچھ دام بھرو!
اس شب کے لئے، بے نام رہو!
اُس صبح کے لئے کچھ کام کرو
ہر صبح جیو
ہر شام مرو

فقط!
اپنا سب کچھ ''اعلائے کلمۃ اللہ'' کے لئے محض اسی کی رضا کے لئے

جہادِ طالبان کے چند گوشے

خرم شہزاد

امریکہ کے خلاف طالبان نے امریکی حملے کے ساتھ ہی جہاد کا آغاز کر دیا تھا۔ تاہم اس کا باقاعدہ آغاز 2003ء سے ہوا۔ اس مرحلے کے دوران طالبان کی طرف سے کی جانے والے اہم عسکری کارروائیوں کی داستان کا ذکر آگے چل کر ہوگا۔ پہلے ایک نظر اہم اقدامات پر

ا۔ طالبان مجاہدین کو افغانستان کے مختلف حصوں میں پھیلانا۔

اس مقصد کے تحت طالبان کی جہادی قیادت میں اپنے مجاہدین کو افغانستان کے شمال سے لے کر جنوبی علاقوں تک پھیلا دیا۔ چنانچہ صوبہ فاریاب جو ترکمانستان کے ساتھ ملنے والی سرحد سے ملتا ہے، وہاں بھی طالبان نے اپنے مجاہدین کو تعینات کیا۔ یہ علاقہ عرصۂ دراز سے کمیونسٹ جنرل عبدالرشید دوستم کے زیر اثر رہا ہے اور طالبان مخالف عناصر یہاں اثر ورسوخ رکھتے ہیں۔ ان حالات کے باوجود طالبان نے اس خطے میں اپنے مجاہدین کی مؤثر تعداد رکھ کر یہ ثابت کیا کہ امریکہ کے خلاف جنگ میں وہ ملک کے کسی بھی علاقے میں اپنی عسکری طاقت کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔

۲۔ جنوبی افغانستان کو خاص طور پر اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنانا۔

جنوبی افغانستان میں طالبان ابتداء ہی سے طاقتور رہے، یہاں کے عوام اور بیشتر جنگی کمانڈوز نے خواستہ یا نخواستہ طور پر طالبان حکومت کے ثمرات وفوائد زیادہ سے زیادہ حد تک سمیٹے۔ اس صورتحال میں طالبان کا ان علاقوں میں موجود ہونا ایک منطقی امر ہے۔ امریکہ کے قبضے کے بعد سے یہاں اب تک طالبان انتہائی طاقتور اور منظم طریقے سے اپنی عسکری سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ امریکہ کے خلاف باقاعدہ جنگ کے آغاز میں ہی طالبان نے اس علاقے کو مکمل طور پر اپنے اثر ورسوخ میں لے لیا۔ طالبان قیادت میں یہاں کے عوام سے مختلف ذرائع سے مسلسل رابطہ رکھ کر یہ باور کروا دیا کہ طالبان کی طرف سے اس عوامی رابطے کو مضبوط کرنے میں جہاں دوسرے بہت سے ذرائع نے اہم کردار ادا کیا وہاں خاص طور پر ''شب نامے'' کا طریقۂ کار قابلِ ذکر ہے۔ یہ شب نامے وہ پیغامات ہیں جو طالبان قیادت کی طرف سے عوام کے نام جاری کی جاتے ہیں اور انہیں بتایا جاتا ہے کہ طالبان روزمرہ کے بدلتی صورتحال میں کیا پالیساں اپنا رہے ہیں مثلاً ایک شب نامہ جو جنوبی صوبوں میں تقسیم ہوا اور اس میں عوام کے نام درج امیر المؤمنین ملا عمر مجاہد کے پیغام میں کہا گیا کہ طالبان کسی بھی ایسے شخص کو زندہ چھوڑنے کے روادار نہیں ہیں جو کسی بھی ایسے شعبہ میں امریکیوں اور صلیبیوں کی معاونت کرتا ہوا پایا گیا۔ ظاہری بات ہے کہ ایسے پیغامات جب مسلسل طور پر عوام تک پہنچتے ہیں تو وہ ذہنی طور پر طالبان کا وجود اور اثر ورسوخ تسلیم کرتے ہیں۔ ایسی صورتحال میں طالبان کیلئے عوام کے اندر رہ کر امریکہ اور اپنے دیگر دشمنوں کے خلاف عسکری کارروائیاں جاری رکھنا انتہائی آسان ہو جاتا ہے۔

۳۔ دشمن سے مقابلے کیلئے زیادہ سے زیادہ جدید اور کارآمد اسلحہ فراہم کرنا۔

طالبان نے غیرملکی افواج کے خلاف جب اپنی عسکری سرگرمیوں کا آغاز کیا تو اُس وقت صورتحال یہ تھی کہ اُن کے پاس نہ کوئی قابل اسلحہ تھا اور نہ ہی نقل وحرکت کے وسائل اور ذرائع مزاحمت کے اس دور میں انتہائی مشکل طریقے سے طالبان نے اپنی عسکری سرگرمیاں جاری رکھیں۔ یہ وہ دن تھے جب طالبان مجاہدین کسی ایک علاقے سے بڑی مشکل کے ساتھ ایک گاڑی فراہم کرتے، کہیں نہ کہیں سے چند کلاشنکوفیں حاصل کرتے، اور پھر اس گاڑی میں سوار ہو کر دشوار گزار راستوں پر کئی گھنٹوں کا سفر کرتے اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ راستے کی ناہمواری کی وجہ سے یہ سفر تین چار دن میں پیدل چلتے اور اس کے بعد جا کر وہ اپنے دشمن پر وار کرتے۔ جو لوگ جانیں ہتھیلیوں پر لیے اس راہِ عشق ووفا پر گامزن ہوئے، ان کیلئے یہ سب تھکاوٹیں کوئی معنی نہیں رکھتیں لیکن ایک منظم اور مسلسل جنگ جاری رکھنے کے لئے یہ ضروری تھا کہ ان مشکلات کو کم سے کم کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ توجہ دشمن پر براہِ راست حملہ آور ہونے پر خرچ کی جا سکے اور جب بھی حملہ کیا جائے تو ساری توانائیاں اسی موقع پر استعمال میں لائی جا سکیں۔ اس مقصد کی خاطر نقل وحمل کے تیز رفتار ذرائع اور جدید اسلحہ کا حصول ضروری تھا۔ ایک ایسے وقت میں جب امریکی حملے جوبن پر تھے، طالبان کا منتشر ہو جانا بہترین حکمت عملی کے طور پر تھا۔ ان کے یوں بکھر جانے سے ایک تو امریکہ کو اپنے اہداف حاصل کرنے میں بڑے پیمانے پر ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا اور پھر افغانستان کی شہری آبادی بھی وحشیانہ حملوں سے بڑی حد تک بچ گئی۔ یہ ضرور ہوا کہ تورابورا کی طرح چند ایک مقامات شدید جنگ کی زد میں آئے اور دشمن اپنے تمام تر جدید اسلحہ کے ساتھ ان پر ٹوٹ پڑا، مگر یہ بھی تو سب جانتے ہیں کہ ان حملوں میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو سوائے ناکام تجربات کے کچھ ہاتھ نہ لگا۔

دوسرا مرحلہ

یہ مرحلہ طالبان کی بکھری ہوئی قوت کو جمع کرنے اور جنگ کی تیاری پر مشتمل ہے۔ طالبان نے 2002ء کے آخری مہینوں میں اس کام کا آغاز کیا اور 2004ء تک اس پر بھرپور توجہ مرکوز رکھی۔ اس دوران چھوٹی چھوٹی عسکری کارروائیاں بڑی تعداد میں اور چند ایک بڑی کارروائیاں بھی ہوئی، تاہم تحریک کی توجہ زیادہ تر اسی پر مرکوز رہی کہ افغانستان میں غیرملکی افواج کے خلاف ایک باقاعدہ اور فیصلہ کن جنگ کیلئے ہر ممکن تیاری مکمل کی جائے۔ اس مرحلے کے دوران طالبان نے اپنی مخصوص حکمت عملی کے تحت میڈیا کو بھی کم سے کم استعمال کیا، تاکہ دنیا ان کی سرگرمیوں کے متعلق آگاہی نہ حاصل کر سکے۔ اس دوسرے مرحلے کا ایک اہم نقطہ افغانستان میں جنگی حیثیت وصلاحیت رکھنے والے لوگوں سے رابطے تھا۔ طالبان نے اس سلسلے

میں کوشش کی کہ ایسے لوگ جو امریکہ مخالفت کی حد تک ان کی حمایت کیلئے تیار ہیں، ان کا تعاون حاصل کیا جائے۔ اگست 2002ء میں ملا محمد عمر کے ترجمان سید طیب آغا کا ایک انٹرویو عرب نشریاتی ادارے مرکز الدراسہ والبحوث الاسلامیہ نے شائع کیا۔ اس انٹرویو میں سید طیب آغا نے بتایا کہ طالبان دوبارہ منظم ہو رہے ہیں اور ان کی عسکری سرگرمیاں جاری ہیں۔ طیب آغا کا کہنا تھا کہ ملا عمر بخیر وعافیت ہیں اور جنگی کارروائیوں کو منظم کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ معمول کے مطابق ایک قائد کے طور پر بھرپور طریقے سے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ طالبان کے ترجمان نے شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ کی صحت وعافیت کی بھی تصدیق کی۔ جس سے اندازہ ہوا کہ طالبان کے عرب مجاہدین سے روابط استوار اور برقرار تھے۔ سید طیب آغا نے اپنے انٹرویو میں کہا:

''سب مجاہدین ٹھیک ہیں۔ دشمن کے خلاف مسلسل کارروائیاں جاری ہیں، تاہم اکثر واقعات کو کچھ وجوہات کی بناء پر میڈیا پر نہیں لایا جاتا۔ ہم اللہ تعالیٰ کی مدد سے بہت جلد نئے حملوں کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ یہ نئے حملے کس قسم کے ہوں گے اور کہاں ہوں گے؟ ان کی تفصیل یہاں بیان نہیں کی جاسکتی''۔

طالبان ترجمان کی طرف سے ''نئی حکمت عملی'' کے اس اعلان کے بعد دس رکنی شوریٰ کا قیام عمل میں آیا۔

جون 2003ء میں امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظ اللہ کی طرف سے یہ اعلان سامنے آیا کہ افغانستان سے غیر ملکی افواج اور ان کی حامی حکومت سے نبرد آزما ہونے کے لئے طالبان نے ایک دس رکنی شوریٰ قائم کر دی ہے۔ اس مجلس شوریٰ کے قیام کا مقصد یہی تھا کہ مختلف علاقوں اور مختلف شعبوں میں ماتحت مجاہدین کو راہنمائی فراہم کی جاسکے اور اراکین شوریٰ کے ذریعہ عسکری کارروائیوں کو منظم اور مربوط بنایا جاسکے۔

امیر المؤمنین کی قائم کردہ اس شوریٰ کے اعلان کے بعد اس کے کئی اجتماعات بھی ہوئے جن میں سے ایک اجتماع 7 ستمبر 2003ء کو منعقد ہونے کی خبر ملی۔ اس اجتماع میں شوریٰ کے ارکان سمیت تقریباً پچاس جنگی کمانڈروں نے شرکت کر کے آئندہ کے لیے صلاح مشورہ کیے اور حکمت عملی مرتب کی۔ اس اجلاس کی قیادت خود امیر المؤمنین نے کی۔

دسمبر 2003ء میں طالبان نے ایک اعلامیہ جاری کیا۔ اس اعلامیہ میں بتایا گیا کہ طالبان نے صوبہ زابل، صوبہ اورزگان اور صوبہ قندھار کے آدھے حصے پر قبضہ مستحکم کر لیا ہے۔ طالبان مجاہدین نے ان علاقوں پر قبضہ کرنے کیلئے اتحادی اور سرکاری افواج پر شدید ترین حملے کیے، جن کے نتیجہ میں دشمن کے ساٹھ فوجی ہلاک اور اسّی فوجی گرفتار ہوئے۔

اس وقت صورتحال یہ ہے کہ افغانستان کے بیشتر صوبوں اور اضلاع میں طالبان بطور ایک منظم تحریک کے کام کر رہے ہیں۔ ان علاقوں میں ضلعی اور صوبائی سطح پر تحریک کے ذمہ داران موجود ہیں، جو طالبان مجاہدین کو منظم رکھتے ہیں اور قیادت کی طرف سے ملنے والی ہدایات کے مطابق عسکری نظم ونسق چلاتے ہیں۔ ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ از خود ان ذمہ داروں کیلئے احکامات و پیغامات جاری کرتے ہیں، جنہیں خفیہ اور باوثوق ذرائع سے افراد تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

طالبان قیادت کی طرف سے منظر عام پر آنے والے بیانات و پیغامات بھی اس حقیقت کی غمازی کرتے ہیں کہ طالبان مکمل اطمینان واعتماد اور حوصلے کے ساتھ صلیبی افواج کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں معروف عسکری کمانڈر ملا داداللہ اخوند شہید کا وہ بیان خاص دلچسپی کے ساتھ دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ نے نشر کیا، جو مئی 2006ء میں انہوں نے اپنی گرفتاری کے جھوٹے امریکی دعوے کے چند دن بعد دیا۔ ملا داداللہ شہید کے اس بیان نے افغانستان میں امریکی جنگی حکمت عملی کی ناکامی پر مہر تصدیق ثبت کر دی اور ''دہشتگردی'' کے خلاف قائم محاذ کے علمبرداروں نے وائٹ ہاؤس کو آڑے ہاتھوں لیا۔ ملا داداللہ اخوند شہید نے اپنے اس بیان میں کہا:

گزشتہ سال کی نسبت اس سال کئی اہم تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ گذشتہ سال تک ہمارے مجاہدین عسکری کارروائیاں کرنے کے بعد پہاڑوں میں پناہ لینے پر مجبور ہوتے تھے، لیکن اس سال کئی شہر ہمارے کنٹرول میں ہیں۔ جہاں طالبان کے نمائندے نظم ونسق چلا رہے ہیں۔ طالبان نے بیشتر مقامات میں ذمہ داروں کا تعین جر دیا ہے اور کئی عدالتوں میں ہمارے مقرر کردہ قاضی صاحبان کام کر رہے ہیں''۔

ملا داداللہ اخوند شہید نے عسکری لحاظ سے طالبان کی برتری جتلاتے ہوئے کہا:

''الحمدللہ طالبان کا افغانستان کے بڑے حصے پر کنٹرول ہے جبکہ امریکی چند ایک بڑے مراکز پر قابض ہیں۔ شہروں کے آس پاس کے بیشتر علاقے ان کے کنٹرول میں نہیں ہیں اور پھر جن علاقوں پر ان کا قبضہ ہے، وہاں بھی صورتحال یہ ہے کہ ان کے افسران اپنے ٹھکانوں سے باہر نکلنے سے ڈرتے ہیں۔ امریکیوں کا صرف چار پانچ مراکز پر قبضہ ہے، جبکہ باقی سب علاقوں میں طالبان کا راج ہے.......

25 جون 2006ء کو امیر المومنین ملا محمد مجاہد حفظہ اللہ کا ایک آڈیو پیغام منظر عام پر آیا۔ اس پیغام کو پاکستان کے ایک نجی ٹی وی نے نشر کیا۔ پیغام میں ملا محمد عمر مجاہد نے کہا کہ طالبان ختم نہیں ہوئے ہیں اور نہ ہی ہم افغانستان سے باہر چلے گئے ہیں۔ ہم یہاں موجود ہیں اور ملک کے بڑے حصے پر طالبان کا کنٹرول ہے۔ افغان صدر کرزئی کو مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے یہ بھی کہا کہ آج اگر امریکی تمہارے ساتھ نہ ہوں تو تمہاری کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔ افغانستان میں روسی افواج بھی آئی تھیں ان کا انجام یاد رکھو۔ کابل کی حکومت اغیار کی عقل سے نہیں چلائی جاسکے گی اور تم سب غرق ہو جاؤ گے''۔

ملا محمد عمر کا یہ بیان دراصل طالبان مجاہدین سے خطاب کی ریکارڈنگ ہے۔ اس بیان کے سامنے آنے کے بعد امریکی حکمت عملی کو ایک مرتبہ پھر شدید دھچکا لگا ہے، کیونکہ وہ دنیا کو مسلسل یہی باور کروانے کی کوشش کرتے رہے ہیں کہ اگر ملا عمر پکڑے نہیں گئے تو کسی سرگرمی کے قابل بھی نہیں رہے۔ لیکن ان دعوؤں کے برعکس

یہ آڈیو پیغام ثابت کرتا ہے کہ طالبان اب تک منظم ہیں اور آئندہ کے لئے ماضی سے زیادہ پرعزم نظر آرہے ہیں۔

کچھ عرصہ قبل اسی حوالے سے افغانستان میں تعینات امریکی افواج کے سربراہ جنرل کارل اکنبری کو اس وقت سخت خفت کا سامنا کرنا پڑا، جب ایک دن وہ سخت حفاظتی پہرے میں صورتحال کا جائزہ لینے صوبہ ارزگان کے مرکزی شہر ترین کوٹ کے بازار میں پہنچا۔ جنرل نے عوام الناس سے حالات کی سن گن لینا چاہی تو سیف اللہ نامی ایک تاجر نے کہا: ''جنرل! القاعدہ اور طالبان تو ہر جگہ موجود ہیں، تم ذرا سا بھی باہر نکلے تو تمہیں اندازہ ہو جائے گا کہ طالبان ہر جگہ موجود ہیں''۔

رحمت اللہ نامی ایک اور شخص نے امریکی جنرل سے کہا: ''میرے بھائی کو امریکی فوج نے گرفتار کر لیا ہے۔ امریکیوں کے حملوں اور گھروں کی تلاشی کی وجہ سے ہمارے نوجوان پہاڑوں میں جا کر مجاہدین کے ساتھ مل رہے ہیں۔ اگر آپ میرے بھائی کو رہا کر دیں تو میں کوشش کروں گا کہ ہمارے قبائلی سردار ہمارے نوجوانوں کو واپس گھروں کی طرف لوٹنے پر آمادہ کریں''۔

یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ ارزگان وہ صوبہ ہے، جہاں گیارہ ستمبر 2001ء کے واقعات کے بعد امریکی شہ پر موجودہ افغان صدر حامد کرزئی نے اپنی طالبان مخالف سرگرمیوں کا آغاز کیا تھا۔ مگر آج یہی علاقہ طالبان کی امریکہ اور کرزئی مخالف سرگرمیوں کا سب سے اہم مرکز بنا ہوا ہے۔ امریکی اور افغان فوجی حکام بار بار اس حقیقت کا اعتراف کر چکے ہیں کہ ارزگان طالبان کے ہاتھوں میں ہے۔ اسی صورتحال کو اقوام متحدہ کے ایک وفد نے بھی تسلیم کیا اور امریکی جریدے ''نیویارک ٹائمز'' میں ان کے یہ اعترافات شائع ہو چکے ہیں۔

ایک امریکی فوجی عہدیدار نے ارزگان کے سرکاری گورنر عبدالحکیم منیب پر طنز کرتے ہوئے یہاں تک کہاں کہ اس کی حکومت تو صرف صابن کی ٹکیہ پر ہے، جبکہ باقی سارا علاقہ طالبان سے بھرا پڑا ہے۔ حتیٰ کہ امریکی فوج نے اپنے جنگی نقشوں میں ان تمام علاقوں پر سرخ خط (خطرے کا نشان) کھینچ رکھا ہے۔

کچھ عرصہ قبل افغانستان کی عسکری صورتحال کا جائزہ لینے کیلئے امریکی جنرل ایکنبری کی زیر صدارت افغان وزراء اور عسکری کمانڈروں کا اہم اجلاس ہوا۔ جس میں بڑے پیمانے پر قبائلی سرداروں نے بھی شرکت کی۔ اس اجلاس میں شریک ارزگان کے سرکاری گورنر عبدالحکیم منیب نے امریکی جنرل سے واضح الفاظ میں کہا:

''امن وامان کی صورتحال قطعاً غیر یقینی ہے...... طالبان اور ہمارے دشمنوں کی تعداد اکثر اوقات ہماری پولیس اور سرکاری افواج سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے''۔

ابھی چند دن پہلے کابل حکومت نے پہلی مرتبہ ۵۰۰ تربیت یافتہ فوجیوں پر مشتمل ایک دستہ اورزگان بھیجا، جبکہ اس سے پہلے صرف 390 سرکاری اہلکار اس پورے خطے میں امن وامان برقرار رکھنے کی ناکام کوشش کرتے رہے ہیں۔

امریکی فوجی کمانڈروں نے اپنے ایک حالیہ تجزیے میں بتایا ہے کہ ہر صوبے میں 300 سے لے کر 1000 تک طالبان موجود ہیں اور اپنی عسکری سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

ارزگان اور قندھار کے گورنر اکثر و بیشتر طالبان کے حملوں کی زد میں رہتے ہیں۔ یہ دونوں ''مصیبت کے مارے'' افغان صدر حامد کرزئی سے کئی بار پرزور مطالبہ کر چکے ہیں کہ انہیں مختلف علاقوں میں قیام امن کیلئے 200-200 پولیس اہلکار چاہئیں۔ یہ تعداد موجودہ اہلکاروں کی تعداد سے چار گنا زیادہ ہے۔ ان گورنروں کا یہ بھی کہنا ہے کہ سرکاری اہلکاروں کو ضروری اسلحہ اور ساز و سامان بھی مہیا کیا جائے۔ افغان صدر حامد کرزئی اپنے گورنروں کے اس مطالبے سے اتفاق رکھتا ہے لیکن امریکی جنرل ایکنبری کا کہنا ہے کہ اس مطالبے پر عملدرآمد مشکل ہی نہیں، ناممکن ہے۔ اس لئے کہ ان کے پاس ایسے اہلکاروں کی شدید کمی ہے جنہیں متعلقہ علاقوں میں بھیجا جا سکے اور پھر ایسے افسران تو ہیں ہی نہیں جو پولیس اہلکاروں کی قیادت کر سکیں۔ امریکی جنرل نے اس موقع پر یہ اعتراف بھی کیا کہ اروزگان میں طالبان کا وجود اور سرگرمیاں خطرناک شکل اختیار کرتی جا رہی ہے۔ جن کی وجہ سے سلامتی اور حکومت انتہائی درجہ خطرے میں ہے اور اس بات کا امکان ہے کہ یہ علاقے مرکزی حکومت کی دسترس سے نکل جائیں گے''۔ ♦♦♦

سورۃ الانفال پر ایک نظر

جو لوگ جہاد اسلامی کے اخلاقی جواز کے لیے صرف دارالاسلام کی حفاظت کے اسباب و وجوہ تلاش کرتے ہیں۔ انہوں نے دراصل نظام اسلامی کی صحیح قدر و قیمت کا اندازہ ہی نہیں لگایا۔ وہ اس نظام کو ایک وطن سے بھی کم تر درجے کی کوئی چیز سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اسلامی نقطہ نظر سے یہ خیال درست نہیں ہے۔ یہ بالکل ایک نیا تصور ہے جو اسلامی تصور پر غالب ہو رہا ہے۔ حالانکہ یہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام پہلے عقیدے کو اہمیت دیتا ہے، پھر اس نظام کو جو اس عقیدے پر مبنی ہوتا ہے۔ پھر اس معاشرے کو جس میں وہ نظام قائم ہوتا ہے۔ یہی چیزیں اسلامی تصور حیات میں اہمیت کی حامل ہیں۔ باقی رہی صرف کوئی سرزمین تو بذات خود اسلام میں اس کی کوئی اہمیت نہیں۔ کسی اسلامی سرزمین کو اہمیت صرف اس وجہ سے حاصل ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حکومت قائم ہوتی ہے اور وہ اسلامی عقیدے کا گہوارہ اور اسلامی نظام حیات کے لیے ایک کھیت کی حیثیت اختیار کر کے، دارالاسلام قرار پاتی ہے اور تحریک آزادی انسان کے لیے مرکز بن جاتی ہے۔

دارالاسلام کی حفاظت بھی اس لیے ہوتی ہے کہ اس عقیدے، اس نظام حیات اور اس معاشرے کی حفاظت ہو، جو اس دارالاسلام میں قائم ہوتا ہے۔ بذاتِ خود دارالاسلام کوئی مقصود نہیں اور نہ تحریک جہاد اسلامی کا منتہائے نظر صرف دارالاسلام کی حفاظت ہے اس کی حفاظت تو محض اس لیے کی جاتی ہے کہ وہاں حکومتِ الٰہی کا قیام عمل میں لایا جا سکے اور اس کے بعد تمام روئے زمین پر پھیلنے اور تمام نوعِ انسانی تک دعوتِ اسلامی کو پہنچانے کے لیے اسے مرکز بنایا جا سکے۔ اس طرح گویا پوری انسانیت اس دین کا موضوع ہے اور پورا کرۂ ارض اس کا میدان ہے۔

تفسیر سورۃ الانفال از سید قطب شہیدؒ

امریکی غرور کا خاتمہ

ایک زمانہ تھا، جب محض اکلوتی تقریر شکست تسلیم کرنے کو کافی ہوتی تھی۔ ویسے بھی مایوس چہرہ ہزار سوالوں کا جواب ہوتا ہے۔ ماضی میں کئی بادشاہوں اور ملکوں کو لوگوں میں ذلت خواری کا سامنا کرنا پڑا' اس بار یہ سلوک امریکی صدر کے ساتھ روا رکھا گیا......اگر آپ انہیں امریکی صدر سمجھیں تو!

سچ یہی ہے کہ آٹھ سالہ دور صدارت میں صدر بش بوڑھا خبطی ہو چکا ہے۔ اب اس کی پہلے جیسی ''جارحانہ' جسمانی چستی یا تیزی طراری نظر نہیں آتی۔ پچھلے ماہ جب اس نے اقوام متحدہ کی 63ویں جنرل اسمبلی سے خطاب کیا، تو اس کے بال بھی بکھرے ہوئے تھے۔ سوٹ بھی کاندھوں سے کھلا کھلا تھا۔ موصوف نے تقریر میں دہشت گردی اور اسے پھیلانے والے ممالک پر توجہ مرکوز رکھی ہے۔ وہ یہ دیکھنے میں ناکام رہا کہ اس کے سامنے بیٹھے دنیا بھر کے نمائندے مسکرا' سر ہلا یا سرگوشیاں کر رہے ہیں اور اگر اس نے نوٹس لیا بھی تو وہ کسی ردعمل کا اظہار نہ کر سکا۔

امریکی صدر نے ماضی کے رٹے رٹائے جملے دہرائے......تقریر میں لفظ ''دہشت'' (Terror) 22 منٹ میں 32 بار آیا۔ جنرل اسمبلی میں صدر بش واحد رہنما تھا جس نے دہشت گردی پر توجہ مرکوز رکھی اور اس بحران پر ایک لفظ نہ کہا جس میں ساری دنیا پھنسی ہوئی ہے۔

تقریر ختم ہوئی تو ایک جرمن سفارت کار سر ہلا کر بولا ''بکواس' بکواس' بکواس''۔ کچھ دیر بعد کافی پیتے ہوئے ایک فرانسیسی خاتون نے بش کو ''ماضی کا آدمی'' (yesterday's man) کہہ ڈالا۔ حقیقت یہ ہے کہ اقوام متحدہ کے برآمدوں اور راہداریوں میں صدر بش ہنسی مذاق کا من پسند موضوع بن گیا ہے۔

حالیہ ہنسی مذاق یہ اشارہ ہے کہ اب دنیا والوں کی نگاہوں میں امریکی صدر اور امریکہ کے لیے کوئی عزت و احترام باقی نہیں رہا۔

جنرل اسمبلی ہال کے باہر برازیلی صدر' لوئز انا سیو لولا کا سامنا صحافیوں سے ہوا تو اس سے امریکی صدر کی تقریر پر رائے پوچھی گئی۔ وہ گویا ہوا ''جناب نے دہشت گردی کو بطور موضوع چنا جبکہ دنیا معاشی بحران کا شکار ہے۔'' اس کے لہجے میں بے پناہ طنز پوشیدہ تھا۔ قریب ہی ارجنٹائن کی صدر' کرسٹینا فرنینڈز کھڑی تھی۔ وہ ہونٹوں پہ مسکراہٹ بکھیر کر بولی ''واشنگٹن کے' سکول ماسٹروں' نے 1994ء کے میکسیکن معاشی بحران کو ''ٹیکوئلا ایفکٹ'' (Tequila effect) اور 1999ء کے برازیلی بحران کو کائیپرینہا ایفکٹ'' (Caipirinha effect) کہا تھا......''

اس موقع پر ایک صحافی نے لقمہ دیا ''کیا امریکی معاشی بحران کو ''وہسکی ایفکٹ'' کہا جائے؟''

ارجنٹائنی صدر مسکرائی اور پروقار انداز میں کہنے لگی ''میں اسے ''جاز ایفکٹ'' کہوں گی۔''

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جنرل اسمبلی کے 191 ارکان نے صرف ''کمزور غیر موثر'' (lame duck) صدر ہی کو تضحیک کا نشان نہیں بنایا بلکہ امریکہ بھی ان کے تیز و تند حملوں کا نشانہ بنا......وہ سپر پاور جواب ایڑیاں رگڑ رہی ہے۔ حتیٰ کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بان کی مون نے ''نئی حقیقت'' پر بات کی اور کہا ''اب طاقت کے مرکز اور عالمی رہنما ایشیا' لاطینی امریکہ اور تیسری دنیا سے تعلق رکھتے ہیں۔''

جنرل اسمبلی اجلاس کے موقع پر یہ بات بھی نوٹ کی گئی کہ کئی عالمی رہنما سرمایہ داری کے امریکی نمونے کی شکست و ریخت پر حیران ہیں۔ تاہم زیادہ حیرانی کی بات یہ ہے کہ ایسے مشکل وقت میں امریکیوں کے کئی' پگڑی بدل ساتھی' بھی اس کا ساتھ چھوڑ گئے۔ مثال کے طور پر جرمن چانسلر! ماضی میں انجیلا مرکل نے ہر کڑے وقت میں صدر بش کی بے پناہ حمایت کی تھی۔ مگر حالیہ معاشی بحران کے بعد وہ اپنی تقاریر میں صدر بش اور امریکہ، دونوں پر کڑی تنقید کر رہی ہے۔ دنیا کی تیسری بڑی معاشی طاقت کی رہنما آخر ہوا کا رخ پہچانتی ہے۔

جب امریکی سرمایہ کار بنک' لاہمین برادرز دیوالیہ ہوا' تو امریکہ کی معاشیات و سیاسیات ہل کر رہ گئی۔ معاشی بحران پھر ایک خوفناک جن بن کر ہر شے کو ہڑپ کرنے لگا۔ پوری دنیا میں مشہور امریکی بنک' میرل لینچ اور گولڈ مین ساچس سرکاری سعی ہی سے بچ سکے۔ امریکی رئیل اسٹیٹ مارکیٹ قومیالی گئی۔ ملک میں بچت اور قرضوں کا سب سے بڑا ادارہ' واشنگٹن میوچل خسارے میں فروخت ہوا۔ راتوں رات سٹاک مارکیٹوں سے اربوں ڈالر کا صفائی ہو گیا۔

اس معاشی بحران کے بطن ہی سے امریکی تاریخ میں سب سے بڑی کرمنل تفتیش نے جنم لیا۔ فی الوقت ایف بی آئی ان 30 بڑے مالیاتی اداروں اور 1400 چھوٹی کمپنیوں کے خلاف مصروف تحقیق ہے جن پر فراڈ کا الزام ہے۔ اسی لیے ماہرین حالیہ معاشی بحران 1930ء کے عالمی معاشی بحران جیسا خوفناک سمجھ رہے ہیں۔ اس بحران کے زیر اثر خصوصاً دنیا بھر کی سٹاک مارکیٹوں میں حصص گرنے کی لہر جاری ہے اور کسی کی سمجھ نہیں آ رہا کہ مسئلے پر کیونکر قابو پایا جائے۔

حیرت انگریز بات یہ ہے کہ اس کڑے وقت میں دنیا کی رہنمائی کے بلند بانگ دعویٰ کرنے والا امریکی صدر اپنی قوم کو متحدہ نہ کر سکا۔

کئی ہفتے تک تو صدر بش نے معاشی بحران پر دھیان ہی نہ دیا۔ وہ امریکیوں کو یہی کہتا رہا کہ ہماری معیشت بہت مضبوط ہے' اگر فوری اقدامات نہ کیے گئے تو ایک طویل اور تکلیف دہ زوال ہمیں لپیٹ میں لے سکتا ہے اور لاکھوں امریکی ملازمتوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔'' مگر اس کی حکومت نے کسی قسم کے فوری

اقدامات نہ کیے۔

دوسرے جب اس معاشی بحران نے جنم لیا تو امریکہ سیاسی خلا کا شکار ہو گیا۔ صدر بش کے پاس اب اتنی قوت نہیں کہ وہ فیصلہ کن اقدامات کر سکے۔ دوسری طرف اس کے سیاسی جانشین...... جان میکین اور بارک اوباما اس تگ و دو میں تھے کہ کیونکہ ووٹروں کے دل جیتے جا سکیں۔

یہ طرفہ تماشا ہے کہ جس ملک نے سرمایہ داری کو فروغ دیا، اب وہیں حکومت اتنے وسیع پیمانے پر معیشت میں دخل انداز ہو رہی ہے کہ اس سے قبل یہ حالت صرف 192ء کے گریٹ ڈپریشن میں دیکھی گئی تھی۔ امریکی حکومت نے اپنا مالیاتی نظام بچانے کے لیے اربوں ڈالر خرچ کر دیئے تاکہ زوال کے امنڈتے سیاہ بادل سے بچ سکے۔

دنیا جس طاقتور اور گھمنڈی امریکہ سے واقف تھی، یہ وہ ملک تو نہیں...... وہ سپر پاور جو دوسروں کے لیے اصول قانون متعین کرتی اور یہ سمجھتی تھی کہ صرف اس کے اندازِ سوچ اور عمل پر چل کر ہی کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔

خواتین وحضرات! اب نیا امریکہ آپ کے سامنے ہے...... ایک ایسا ملک جو اپنی پرانی روایات پر اعتماد نہیں کرتا اور اپنے رہنماؤں پر بھروسا تو کہیں گم ہو گیا ہے۔ یہ امریکی سیاست داں ہی ہیں جو سر پر آئی مصیبتوں کو نہ دیکھ سکے۔ ساتھ ساتھ امریکی معاشی لیڈر بھی قصوروار ہیں جنھوں نے خوشحالی کے جھوٹے سپنے اپنے ہم وطنوں کو فروخت کیے اور انہیں سبز باغ دکھائے۔

قارئین گرامی! آپ کے سامنے غرور اور تکبر کے خاتمے کی بھی نمائش لگی ہوئی ہے۔ امریکی اب اپنے بے جا فخر کی قیمت ادا کر رہے ہیں۔

اب وہ دن گئے جب امریکی حکومت اربوں ڈالر کے قرضے برداشت کر سکتی تھی۔ وہ زمانہ بھی گیا جب امریکی بزور اپنے معاشی قوانین دوسروں پر تھوپتے تھے...... وہ قوانین جن کی رو سے ''منافع'' کو اہم ترین حیثیت حاصل تھی۔ (حتیٰ کہ جرمن ذرائع ابلاغ میں ''لالچ'' کا مترادف لفظ ''امریکن'' بن چکا ہے)۔ وہ بھول گئے کہ جائز طریقوں سے کبھی اتنا زیادہ منافع حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

امریکی رہنماؤں نے اپنے ''ٹربو کیپٹل ازم'' کے لیے تین قانون وضع کیے...... سستی کرنسی، آزاد مارکیٹ اور زیادہ سے زیادہ منافع۔ انہوں نے پھر تہیہ کر لیا کہ سرمایہ داری کے اس نمونے کو پوری دنیا میں مقبول بنانا ہے۔ لیکن اب آ کر عام امریکی پر آشکار ہوا ہے کہ یہ نظام درحقیقت دیوہیکل خوشنما بلبلہ تھا جو ایک ہی ضرب سے پھوٹ گیا۔ یوں عالمی سطح پر امریکہ کی حیثیت بھی راتوں رات خاک میں مل گئی۔ امریکہ کے زوال میں چند پہلو نمایاں ہیں۔ تیس برس قبل سویت یونین کا خاتمہ ہوا تو امریکی دنیا کی اکلوتی سپر پاور بن کر خوشی سے پھولے نہ سمائے۔ مگر رفتہ رفتہ طاقت کے نشے میں سرشار امریکی ''تاریخ کا اختتام'' اور ''تہذیبوں کا تصادم'' کی باتیں کرنے لگے۔ امریکہ تمام ممالک پر واضح کرنے لگا کہ وہ بھی خود کو ''چھوٹے امریکہ'' میں ڈھال لیں...... یعنی امریکیوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مادر پدر آزاد خیال' ڈیموکریٹک اور آزاد مارکیٹ کے حامل بن جائیں۔ بیسویں صدی کے آخر میں جب صدر بش تخت پر بیٹھے تو امریکی حکومت کا غرور انتہا کو پہنچ چکا تھا۔ اب وہ چاہتی تھی کہ امریکی نظریات کے مخالفین کو چیونٹی کی طرح مسل دیا جائے...... آخر وہ دنیا کی عظیم ترین طاقت جو تھی۔ 9/11 کے واقعے نے امریکی غرور کو پاش پاش کر دیا۔ تمام اخلاقی' مذہبی اصولوں کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے امریکہ نے افغانستان' عراق' ایران' پاکستان' صومالیہ' سوڈان' شام اور لبنان کو نشانہ بنایا اور وہاں جنگ کی آگ سلگا دی۔ دنیا کو ''نیک اور ''بد'' کے زمروں میں بانٹ دیا گیا۔ جس نے امریکہ کی طرف داری کی' وہ ''شریف'' اور باقی ''بدمعاش'' قرار پائے۔

لیکن ہر عمل کا انجام بھی ہوتا ہے...... اچھا یا برا۔ صدر بش نے صلیبی جنگ کی تین کھرب ڈالر نذر کر دیئے مگر نتیجہ کیا نکلا؟ اب بیشتر امریکی چاہتے ہیں کہ عراق سے فوج واپس بلالی جائے۔ اُدھر ان جنگوں نے امریکی معیشت کا کباڑا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

امریکی حکومت کے کرتوتوں کی وجہ سے اب وہ ممالک بھی امریکہ کے منہ لگنے لگے ہیں جو پہلے اس کی ہیبت سے خوف کھاتے تھے۔ حتیٰ کہ بولیویا جیسے معمولی ملک کے صدر' ایوو مورالیسی نے جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا ''سرمایہ داری (کا امریکی نمونہ) انسانیت کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ اب اس کے خلاف بغاوت پھیل رہی ہے۔''

اس زوال میں عام امریکی کا حصہ بھی کم نہیں۔ وہ مادہ پرستی کے جال میں ایسا گرفتار ہوا کہ اس پر صرف ڈالر کمانے کی دھن سوار ہو گئی۔ اس نے عیش و عشرت کی زندگی گزارنے کو ہی مقصدِ حیات سمجھ لیا۔ مگر آج امریکہ میں ایک کروڑ اسی لاکھ گھر خالی پڑے ہیں اور ان کا کوئی خریدار نہیں...... امریکی کنگال ہو چکے ہیں۔

یہ فطرت کا قانون ہے کہ وہ فطری حدود پار کرنے والی کسی قوم کو معاف نہیں کرتی۔ امریکہ آج بھی عسکری و سائنسی لحاظ سے عظیم طاقت ہے مگر معاشی پہلو نے اسے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔ اب تو امریکیوں کے پالتو، آئی ایم ایف کا کہنا ہے کہ امریکہ میں زوال کا آغاز ہو چکا، اگلے سال وہاں شرح ترقی صرف ''0.1 فیصد'' رہے گی۔

دوسری طرف امریکہ میں مالی خسارہ نئی حدوں کو پار کرتا ہوا 455 ارب ڈالر تک پہنچ گیا ہے جو ماہرین کے مطابق اس بات کا عکاس ہے کہ امریکی معیشت کی حالت بدستور خراب ہے۔ جبکہ آئی ایم ایف کے سربراہ نے یہ بھی کہا ہے کہ عالمی مالیاتی نظام کے تحلیل ہونے کا خطرہ ہے۔

بقول اقبال

گیا دور سرمایہ داری گیا
تماشہ دکھا کر مداری گیا

غیر ملکی ہاتھ اور طالبان

رب نواز فاروقی

چمکتے سورج کی طرح بالکل واضح، برہان قاطع کی مثل غیر مبہم، روز روشن کی طرح عیاں اور کسی بھی شک وشبہ سے بالاتر کھلی صلیبی جنگ جاری ہے، جس میں صلیب کے بیٹے ہر طرح کے جدید ہتھیاروں سے مسلح، اپنی ٹیکنالوجی کے سہارے اسلام اور مسلمانوں کو کرۂ ارضی سے ختم کرنے کے لیے آخری اور سرتوڑ زور لگا رہے ہیں، دوسری طرف امت مسلمہ کے بیٹے بے سروسامانی کے عالم میں' تہی دامن و تہی داماں لیکن کائنات کے پیدا کرنے والے' سب سے زیادہ طاقت اور قوت والے رب العالمین کے سہارے اور صرف اُسی کے آسرے پر پوری طاغوتی دنیا سے نبرد آزما ہیں۔ اس صلیبی جنگ میں صلیبیوں کے ہمراہ مسلم معاشروں کے مرتد حکمران اور ان کی افواج بھی برابری کی سطح بلکہ اُن سے بھی بڑھ کر اسلام کی بیخ کنی کے لیے سرگرداں ہیں۔

شریعت کے پاسبانوں اور طاغوت کے پیروؤں کے درمیان جاری معرکے شرق وغرب شمالاً جنوباً پورے عالم میں الجزائر، صومالیہ، عراق، فلسطین، شیشان اور افغانستان ہر جگہ میدان سجے ہوئے ہیں صلیبی اپنے مرتد اتحادیوں سمیت اس معرکے کو اپنا آخری معرکہ سمجھ کر سب کچھ تج کر لڑ رہے ہیں۔ تین کھرب ڈالر کی خطیر رقم انہوں نے اس جنگ پر صرف کر دی جس کے نتیجے میں ان کا غیر فطری، سرمایہ دارانہ نظام خود واشنگٹن اور لندن میں ہچکولے لینے لگا۔

یہ عالمی حالات کی بالکل واضح اور شفاف تصویر ہے جسے دھندلا کرنے کے لیے طاغوتی قوتوں نے ایک نیا جال بچھایا ہے کہ اس جاری جنگ کو اس کے پس منظر سے الگ کر دیا جائے۔ میڈیا کے ذریعے ذہن سازی کی مہم چلائی جا رہی ہے کہ اس جنگ میں غیر ملکی ہاتھ ملوث ہیں جو کہیں مجاہدین کے روپ میں موجود ہیں اور کہیں پس پردہ مالی امداد کرتے ہیں۔ اس طرح کی کہانیاں گھڑی گئیں اور پھیلائیں گئیں کہ غیر مختون لاشیں (کس قدر گندے اور بے شرم ذوق کے لوگ ہیں) ملی ہیں، شراب اور عورتوں کے کپڑے برآمد ہونے کے افسانے تراشے گئے اور ذرائع ابلاغ میں ازبک گرفتار شدگان کے انکشافات نشر کروا کر معاملے کو متشکک بنانے کی بھرپور کوشش کی گئی۔

صلیبی جنگ کی اصل حیثیت تبدیل کر کے اُس میں 'را' اور بھارت کو ملوث کر کے ذرائع ابلاغ کے ذریعے یہ تاثر دینے اور عام کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ یہ 'پاکستانیت' پر وار ہے، ملک دشمنی ہے، پاکستان کو توڑنے کی کوشش اور سازش ہو رہی ہے۔ آئی ایس آئی اور اس کے معاون اداروں نے یہ ڈرامہ اس خوبصورتی کے ساتھ بنایا کہ اس کے فنکاروں میں مذہبی اور دینی جماعتوں کے سربراہان سے لے کر مدارس دینیہ کے مفتیان کرام تک (جو کل تک لال مسجد میں شریعت کے پاسبانوں کو عقل وفہم سے عاری قرار دیتے تھے) اور نوائے وقت اور جسارت سے لے کر 'اسلام' اور 'ضرب مومن' تک سبھی گویا ایک ہی صف میں کھڑے ہیں۔ جنگ اور ایکسپریس کا تو تذکرہ ہی کار زیاں ہے۔ اسلم بیگ اور حمید گل بھی وہی زبان بول رہے ہیں اور حسن نثار، نذیر ناجی، عباس اطہر، ایسے اسلام سے بیر رکھنے والوں کا تو ذکر ہی کیا، حامد میر اور جاوید چوہدری سبھی ایک ہی راگ الاپ رہے ہیں گویا کہ ''سبھی انہی کے در کے غلام ہیں'' کی عملی تصویر بنے کھڑے ہیں۔

عجب مخمصہ ہے کہ شبہات پھیلانے والے خود سب سے زیادہ شبہات کا شکار ہیں یا شاید عملاً ایسے بیانات دے رہے ہیں کہ 'دونوں گھر'' راضی رہ جائیں۔ ایک علمبردارِ اسلامی انقلاب کہتے ہیں کہ ''قوم کو صاف کیوں نہیں بتایا جاتا کہ خودکش حملوں کے پیچھے ''را'' اور سی آئی اے کا ہاتھ ہے'' اگلے روز ہی یہ فرماتے ہیں کہ پاکستان اگر امریکہ کے ساتھ جنگ میں شرکت سے دستبردار ہو جائے تو کارروائیوں کے ختم ہونے کی ضمانت دیتا ہوں۔'' ایک دوسرے صاحبِ جبہ ودستار فرماتے ہیں کہ ''ان کیمرہ بریفنگ میں طالبان کا ظلم تو دکھایا گیا لیکن باجوڑ، سوات بمباری نہیں دکھائی گئی۔'' ایک ہی جملے میں دونوں کو برابر کر دیا۔ ظالم اور مظلوم 'کفار کے ساتھیوں اور مسلمانوں کے انصار' ایک ہی صف میں کھڑے کر دیے۔

یہ امت مسلمہ کی بدقسمتی اور شاید شامتِ اعمال ہے کہ حدیث کی اصطلاح میں ''رویبضہ'' (علم وفہم سے کورے اور عقل و دانش سے عاری) راہ نمائی کے مناصبِ جلیلہ سنبھالے بیٹھے ہیں، ان حالات میں اندھا بھی یہ دیکھ سکتا ہے کہ پورے عالم کفر کی صلیبی یلغار میں کون لوگ اُس کے سامنے سربسجود ہیں اور کون ایمان کے سہارے مقابلے پر کھڑے ہیں۔ قبائل خراسان میں صلیبی جنگ کو 'آپریشنز اور امن لشکروں کے نام پر' کون' لڑ رہا ہے اور امریکہ اور اس کے تمام تر صلیبی و مرتد اتحادیوں کو' کون' چُبھ رہا ہے۔ 'امریکی میزائل حملے ہماری اجازت سے ہو رہے ہیں' جیسا احمقانہ بیان امریکہ میں جا کر کون دے رہا ہے حالانکہ امریکہ کو تم ایسے ابتر اور رذیل غلاموں سے اجازت کی کیا ضرورت۔ تم تو اُس کے احکامات پر ہزاروں فوجیوں کی جانیں اور اپنے ایمان تک نچھاور کر رہے ہو' تم ایسے' مادرزاد غلام ابن غلام' اللہ کے مخلص بندوں کو 'را' کا ایجنٹ ہونے کا طعنہ دیں اور اس کے لیے ثبوت تراشیں یہ تو اس صدی کا بھونڈا ترین لطیفہ ہے، جو آئی ایس آئی اور ایم آئی نے اپنے صلیبی آقاؤں کی ہدایات کی روشنی میں تخلیق کیا کیونکہ ان جیسے فارغ العقل اور خالی الذہن شکم وشہوت کے پجاریوں کو ایسی منطق کب سوجھ سکتی ہے دوسری جانب افغانستان میں ایساف کے کمانڈر میکرنن نے بھی یہی کہا ہے کہ ''افغانستان میں غیر ملکی حالات خراب کر رہے ہیں، ان غیر ملکیوں میں ازبک، چیچن اور عربوں کے علاوہ یورپین مسلمان بھی شامل ہیں۔''

بقیہ صفحہ نمبر ۲۰ پر

’فرسودہ جال لائے پھر شکاری پرانے‘

صلیبیوں کا اعترافِ شکست اور مذاکرات کا ڈھونگ

ڈاکٹر ولی محمد

اگر چہ اصل مصرعہ تو یوں ہے کہ ’’نیا جال لائے پرانے شکاری‘‘ لیکن جب بات ہوتی ہے حزب الشیطان کی تو معاملہ الٹ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ روزِ ازل سے جاری حق و باطل کی کشمکش میں ابلیس اور اس کے حواریوں نے اگر چہ بہت سی شکلیں بدلی ہیں لیکن درحقیقت نمرود و فرعون، ابوجہل و ابولہب، بش و براؤن جیسے سب نام اندھیروں کے پجاریوں ہی کے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی میدانِ کارزار میں اہلِ حق کو اللہ کی نصرت کے ذریعے غلبہ حاصل ہونے لگتا ہے، ابلیسی مکروفریب اور دھوکہ دہی پر مبنی اپنے ہتھکنڈے استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ابلیس کے انھی ہتھکنڈوں میں سے ایک ’’مذاکرات‘‘ کے نام کا بھی ہے۔

اس وقت زمینی حقائق یہ ہیں کہ افغانستان میں صلیبی وصیہونی اتحاد نہ صرف شکست کھا چکا ہے، بلکہ بہت واضح لفظوں میں شکست کا اعتراف بھی کر رہا ہے۔ لیکن اب محاذ سے پسپائی اس کے لیے شکست سے بھی بھیانک خواب بن گئی ہے۔ کیونکہ کفر کے لشکر اب یہ جان چکے ہیں کہ اگر ہم ایک دفعہ یہاں سے پسپا ہو گئے تو مجاہدین ان کے گھروں تک اُن کا پیچھا کریں گے اور یورپ و امریکہ کو خلافتِ اسلامیہ کا باج گزار بنائے بغیر دم نہیں لیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ اب شیطان کے یہ چیلے کوئی ایسی راہ تلاش کر رہے ہیں جس سے مجاہدین کی فتح کو دھندلا کر کے ان کی منزل کو کھوٹا کیا جا سکے۔ اس مقصد کے لیے کبھی جمہوریت و انتخابات کا گرد و غبار اُڑایا جاتا ہے، کبھی مذاکرات کا ڈھونگ رچایا جاتا ہے اور کبھی قبائلی لشکروں و ملیشیاؤں کے نام پر مسلمانوں کو باہم دست و گریباں کر نے کی سعی کی جاتی ہے اور یہی شیطانی ہتھکنڈہ ہر استعماری طاقت کا آخری ہتھیار رہا ہے۔

یوں تو صلیبیوں کے بڑے امام اس سے قبل بھی افغانستان میں اپنی شکست کا اعتراف کرتے رہے ہیں لیکن گزشتہ چند ہفتوں میں تواتر کے ساتھ جس بے بسی کا اظہار کیا گیا ہے وہ اس سے قبل اتنی واضح نہیں تھی۔ اس سلسلے میں سب سے پہلا اور واضح بیان افغانستان کے صوبہ ہلمند میں برطانوی فوج کے کمانڈر بریگیڈیئر مارک کارلٹن کا تھا۔ اس نے کہا کہ ’’ہم یہ جنگ نہیں جیت سکتے اور برطانیہ کو افغانستان میں فیصلہ کن جیت کی امید نہیں رکھنی چاہیے۔‘‘ اس نے کہا کہ جب بین الاقوامی فوج افغانستان سے واپس جائے گی تو اس وقت بھی ملک میں شورش کی چنگاری سلگتی رہے گی۔ بریگیڈیئر مارک کے اس بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے بی بی سی کے کابل کے نمائندے مارٹن پیشنن نے کہا ہے کہ اس طرح کے خیالات کا اظہار افغانستان میں موجود برطانوی سفارتکار اور دیگر اہلکار بھی کرتے رہے ہیں۔ افغانستان میں برطانیہ کے سفیر شرارڈ کوپر کولز کا کہنا تھا کہ افغانستان میں امریکی پالیسی ناکام ہو چکی ہے۔ اور نیٹو افواج کی تعداد بڑھانے سے حالات مزید خراب ہوں گے۔ برطانیہ ہی کے وزیرِ دفاع جان ہٹن نے افغانستان کا دورہ کرنے کے بعد کہا ہے کہ برطانوی افواج کو طالبان کو ہرانے میں کئی برس لگ سکتے ہیں جبکہ اتحادی افواج کے مقاصد کے حصول کے لیے کئی عشرے درکار ہیں جان ہٹن نے کہا ہے کہ افغانستان کو طالبان اور القائدہ کے حوالے کرنے کے سنگین نتائج سامنے آسکتے ہیں اور اس کے اثرات برطانیہ پر بھی مرتب ہونگے۔ لیکن افغانستان کی جنگ فوجی ذرائع سے نہیں جیتی جاسکتی۔ اسی طرح کے خیالات کا اظہار نیٹو کے ایک اعلیٰ سطحی کمانڈر جنرل جان کریڈک نے لندن میں ایک فوجی تھنک ٹینک سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس نے افغانستان میں مغربی کوششوں کو ’’غیر مربوط‘‘ اور سیاسی قیادت کے عزم کو ’’غیر متزلزل‘‘ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ جنگ صرف فوجی طاقت کے بل بوتے پر نہیں جیتی جاسکتی۔ کریڈک نے مزید کہا ہے کہ نیٹو کے اتحادی ممالک افغانستان میں زیادہ تعداد میں فوجی فراہم کرنے میں ناکام ہو رہے ہیں۔ اکتوبر کے آغاز ہی میں امریکی وزیرِ دفاع رابرٹ گیٹس نے برطانوی کمانڈر بریگیڈیئر مارک کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ ہمیں مشکلات کا سامنا ہے لیکن یہ کہنا درست نہیں کہ یہ جنگ نہیں جیتی جاسکتی۔ لیکن اتحادی افواج کے کمانڈر بریگیڈیئر رچرڈ ملانشٹ کا کہنا تھا کہ ’’افغانستان کا کوئی عسکری حل نہیں ہے۔‘‘ جبکہ افغانستان میں اقوامِ متحدہ کے نمائندے کائی عیدی کا کہنا ہے کہ ’’ہم سب جانتے ہیں کہ ہم یہاں عسکری ذرائع سے نہیں جیت سکتے اور یہاں فتح کے لیے سیاسی ذرائع استعمال کرنا ہوں گے۔‘‘

ان تمام آئمہ کفر کے بیانات کا خلاصہ یہ ہے کہ افغانستان میں عسکری محاذ پر تو ہم شکست کھا چکے ہیں لیکن کچھ ایسا کریں کہ طالبان کی حکومت امارتِ اسلامیہ پر دوبارہ قائم نہ ہو سکے ورنہ ہماری سلطنتیں بھی محفوظ نہ رہ سکیں گی۔ چنانچہ تعمیرِ نو‘ اچھی حکمرانی‘ انصاف کا موثر نظام وغیرہ وغیرہ کے سہانے خواب دکھا کر افغان عوام اور قبائل کو ڈالر اور اسلحہ دے کر کہا جائے تم اٹھو اور ان خوابوں کی تکمیل کے لیے طالبان سے ٹکرا جاؤ۔ لیکن یہ احمق بھول بیٹھے ہیں کہ ان خوابوں کی اصل تعمیر تو افغان عوام کو دکھائی ہی طالبان نے تھی جو طاغوتی قبضہ گروپوں نے ان سے چھین لی۔ اسی لیے تو ہر افغان دل وجان سے طالبان کا پشتبان ہے اور رہے گا۔

دوسری طرف طالبان کے ساتھ مذاکرات کا فلاپ ڈرامہ رچایا جا رہا ہے۔ ایک طے شدہ منصوبے کے تحت ذرائع ابلاغ میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ ایک ’’معتدل‘‘ طالبان ہیں اور دوسرے ’’شدت پسند‘‘ ہیں۔ ڈرامے میں مزید رنگ بھرنے کے لیے سعودی عرب میں بھی کچھ مناظر فلمائے گئے (کیونکہ آلِ سعود ہر جگہ

بقیہ صفحہ نمبر ۲۲ پر

بالخصوص پاکستان کے منافقین کے مابین ''دلالی'' کا کردار ادا کرنے کے حوالے سے مشہور ہیں) پہلے یہ بتایا گیا کہ یہ مذاکرات کرزئی کی درخواست اور کوششوں کی بنیاد پر ہو رہے ہیں۔ پھر پہلے برطانیہ، یورپی یونین، پھر نیٹو اور بالآخر امریکہ کے دل میں بھی مذاکرات کی عظمت وافادیت جاگزیں ہوگئی اور یکا یک مشرق ومغرب میں ڈھنڈورا پیٹ دیا گیا کہ طالبان بھی مذاکرات کے لیے تیار ہیں۔ برطانوی عربی اخبار ''شرق الاوسط'' کو تین ہفتے پہلے الہام ہوگیا کہ ملا عمر حفظہ اللہ القاعدہ سے لاتعلقی کا اعلان کردیں گے اور حیرت انگیز طور پر ''واشنگٹن پوسٹ'' کے ''مخبروں'' کو ملا عمر حفظہ اللہ نے اکتوبر کے اواخر میں یہ عندیہ دے دیا کہ وہ القاعدہ سے تعلقات ختم کر دینگے۔ چنانچہ امریکی معاونِ وزیر خارجہ پیٹرک ایس مون کے مطابق کانگریس نے انعام کے طور پر ملا عمر حفظہ اللہ کا نام ''دہشت گردوں'' کی فہرست سے نکالنے پر آمادگی ظاہر کردی۔ ڈرامے کا سکرپٹ لکھنے والوں نے احتیاطاً حکمت یار کی حزبِ اسلامی کو بھی شامل کرنا ضروری سمجھا اور سعودی عرب میں مذاکرات میں ان کی نمائندگی بھی دکھائی گئی، پھر پہلے سے تحریر شدہ پلاٹ کے مطابق اسلام آباد میں ''منی جرگہ'' رچایا گیا۔ جس کا ''اسلام آباد'' میں منعقد ہونا بجائے خود ایک لطیفہ تھا۔

منی جرگے اور مکہ مذاکرات کے حوالے سے معروف جریدے ایشیا ٹائمز نے اپنی ایک رپورٹ میں لکھا ہے کہ امریکی و برطانوی ایماء پر کیے جانے والے ان جعلی مذاکرات کی کامیابی کے احکامات معدوم ہیں کیونکہ کھیل کے اصل فریق یعنی طالبان کی جانب سے ان میں شرکت سے مسلسل انکار کیا جارہا ہے۔ مذاکرات کے حوالے سے کرزئی کا کہنا ہے کہ مذاکرات کی تفصیلات وخبروں سے طالبان نے خود کو اخلاقی طور پر مضبوط کرنے کا کام لیا ہے اور ان کی پوزیشن بھی کافی مضبوط ہو چکی ہے۔ طالبان کی مضبوطی کا ثبوت یہ ہے کہ وہ اس سال نہ صرف موسم سرما میں لڑائی جاری رکھے ہوئے ہیں بلکہ اپنی جنگی صلاحیتوں میں بھی بہتری لا رہے ہیں۔ (کابل کے نواح میں ہیلی کاپٹر کو مار گرانے کا واقعہ اس کی تازہ مثال ہے)۔

وال سٹریٹ کا کہنا ہے کہ ''وائٹ ہاؤس اور امریکی فوج کے اعلیٰ عہدیدار سمجھتے ہیں کہ طالبان کی اعلیٰ قیادت کو چھوڑ کر نچلے درجے کی قیادت کو مذاکرات میں شامل کرکے افغانستان اور پاکستان میں اتحادیوں کے حق میں بگڑتے ہوئے حالات کو بہتر بنانے میں کچھ مدد مل سکتی ہے۔''

طالبان کے ایک اہم ذمہ دار نے کہا ہے کہ ''اس سے قبل بھی جو لوگ مذاکرات میں شریک ہوئے یا کٹھ پتلی حکومت کا حصہ بنے اُن کا حال یہ ہے کہ وہ اپنے آبائی شہروں میں داخل نہیں ہوسکتے۔ اس ذریعے نے ملا عبدالسلام راکٹی کی مثال دی، جو کرزئی حکومت کا حصہ ہے، لیکن اپنے آبائی شہر زابل نہیں جاسکتا، بلکہ کابل میں سخت حفاظتی حصار میں رہتا ہے۔''

مذاکرات کے اس ڈھونگ کی حقیقت بیان کرنے سے پہلے یہاں ہم امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کا وہ پیغام نقل کریں گے جو انھوں نے مہاجر مجاہدین سے بیعت لینے سے قبل ان کو دیا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا

''مطمئن رہو! اگر افغانستان کا ہر درخت اور ہر پتھر جلا ڈالا گیا تو بھی ہم تمہیں دشمن کے حوالے نہیں کریں گے۔''

اور پھر ۲۰۰۱ء میں امیر المومنین نے اپنے عہد کی پاسداری کرتے ہوئے متکبر قوتوں کے منہ پر تھپڑ رسید کیا اور ایک باعزت مومن، عالی صفت مسلم اور ثابت قدم مجاہد کا موقف اپناتے ہوئے کہا کہ:

''شیخ اُسامہ کا مسئلہ اب محض ایک شخص کا مسئلہ نہیں، بلکہ یہ تو اسلام کی ساکھ کا مسئلہ بن چکا ہے۔''

اپنے عہد کی پاسداری میں طالبان نے امارتِ اسلامیہ افغانستان تک کو قربان کردیا اور شہروں کو چھوڑ کر پہاڑوں کو اپنا مسکن بنالیا۔ لیکن ''قاعدۃ الجہاد'' کے مہمان مجاہدین اور قائدین کے ساتھ اپنا تعلق نہیں توڑا بلکہ وہ آج بھی صلیبی یلغار کے سامنے یک جان دو قالب ہوکر ثابت قدم ہیں۔

تو کیا آج سات سال بعد جبکہ

- صلیبی لشکر عراق کے بعد افغانستان میں بھی ذلت آمیز شکست سے دوچار ہیں۔
- کفر کا عالمی سرمایہ دارانہ نظام مجاہدین کی ضربوں اور اپنے ضعف کے باعث شکست وریخت کا شکار ہے۔
- طالبان نے مجاہدین نے افغانستان کے ایک بڑے حصے پر کنٹرول قابو حاصل کرکے وہاں امارتِ اسلامیہ افغانستان کا باقاعدہ نظام مضبوط کرلیا ہے۔
- تحریکِ جہاد پوری دنیا میں قوت پکڑ کر اپنی جڑیں مضبوط کرچکی ہے۔

اب طالبان کفری صلیبیوں کی شرائط پر ان سے مذاکرات گوارا کرلیں گے؟ ہرگز نہیں! جو شخص ایسا گمان بھی رکھتا ہے تو اس سے بڑا احمق کوئی نہیں ہے۔

طالبان نہ صرف اپنے موقف پر ثابت قدم ہیں بلکہ ابلیس اور اس کے حواریوں کے شکست خوردہ فریبی ہتھکنڈوں سے نمٹنا بھی خوب جانتے ہیں۔ امیر المومنین ملا محمد عمر عید الفطر کے موقع پر اپنے مجاہدین کو پہلے ہی کفار کی ان سازشوں سے آگاہ کرچکے ہیں۔ اور جعلی مذاکرات اور جرگوں کے اس ڈھونگ کے منظر عام پر آنے کے بعد طالبان کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے اِن سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے۔ امارت اسلامیہ افغانستان کی ایک ویب سائٹ پر جاری کئے گئے بیان کا متن ان مذاکرات کی حقیقت کھولنے کے لیے کافی ہے۔

''تمام حمد وثناء اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو ہر شے کا مالک ہے۔ اور درود وسلام ہو اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم، ان کی آل اور ان کے صحابہؓ پر۔

ذرائع ابلاغ نے ''طالبان'' اور کٹھ پتلی کابل انتظامیہ کے درمیان کسی ''امن عمل'' کی خبریں شائع کی ہیں جس کو مبینہ طور پر سعودی عرب کی سرپرستی اور برطانیہ کی حمایت حاصل ہے۔

ذرائع ابلاغ نے ایسی اطلاعات شائع کی ہیں جن میں طالبان اور کٹھ پتلی کابل انتظامیہ کے مابین سعودی عرب کے زیر سرپرستی اور برطانیہ کی حمایت سے ''امن عمل'' یا ایک سابق طالبان عہدیدار جو کابل اور پاکستان میں طالبان کی اعلیٰ قیادت کے مبینہ ٹھکانوں کے درمیان سفر کرتا رہا ہے، کے ذریعے غیر معمولی مذاکرت کا ذکر کیا گیا ہے۔

میرے رب کی سنت

اوریا مقبول جان

گذشتہ دِنوں فدائی حملوں کے خلاف فوجی احکامات کی تعمیل میں ایک فتویٰ دیا گیا، اِن علماء کی حالت زار کو بیان کرتی ایک تحریر پیش نظر ہے۔

آپ کبھی خوشبوؤں سے معطر اور عماموں اور جبوں کی چمک کے عالم میں کسی بڑے سرکاری ہال، ایوان یا عمارت میں منعقد اجلاس میں تشریف لے جائیں تو آپ کو 1798ء کے مصر کا قاہرہ یاد آ جائے گا جب فرانس کا حکمران نپولین جون کی صبح وہاں داخل ہوا۔ اس کے ہمراہ چھتیس ہزار فوج تھی۔ نپولین مصر پر حملے کرنے سے پہلے اسلام کی تاریخ کا وسیع مطالعہ کر چکا تھا اور اسے علم تھا کہ اس امت کے کو نسے حصے پر آسانی سے حملہ کیا جا سکتا ہے اور کن حملوں سے ان کے جذبات سے کھیلا جا سکتا ہے۔ نپولین نے اپنے جرنیلوں کو کہا کہ تم مسلمان عسکریت کا ایسے مقابلہ نہیں کر سکتے۔ بس ایک راستہ ہے۔"Natives to kill natives" (مقامی لوگوں کو ہی مقامی لوگوں کا قتل عام کرنے دو) اپنی اس پالیسی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اس نے ایک خاص طبقے کا انتخاب کیا۔ اس نے اپنے ملٹری ہیڈ کوارٹر میں جامعہ الازہر کے 60 کے قریب علماء کو دعوت پر بلایا۔ جب یہ علما اس ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوئے تو بہت بڑے میدان میں چاک و چوبند فوجیوں نے انہیں گارڈ آف آنر پیش کیا۔ اس کے بعد ایک انتہائی مرغن کھانے کا اہتمام کیا گیا جس میں انواع واقسام کے حلال جانور ضیافت پر حاضر تھے۔ کھانے کے بعد ان علما کو ایک عالیشان ہال میں خوبصورت مسندوں پر بٹھایا گیا اور نپولین نے خطاب شروع کیا۔ اس نے اسلام کی عظمت، سچائی، حقانیت اور پیغمبر اسلام ﷺ کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کیا۔ تقریر کے دوران وہ جب بھی نبی اکرم ﷺ کا نام لیتا تو کورنش بجانے کے انداز میں جھک جاتا اور احترام کے ساتھ ان کے نام کے آگے پیچھے بہت سے القابات لگاتا۔ تقریر کے بعد اس نے خود ان علمائے کرام کو رخصت کیا اور بیش بہا تحائف ان کی نذر کئے اور کہا میں آپ سے ایک چھوٹی سی درخواست کرتا ہوں کہ یہ جو کچھ میں نے آپ سے کہا یہ سب آپ کی بھلائی کیلئے کہا۔ بس تم میرے ان جذبات کو قرآن وحدیث کی کتابوں سے ڈھونڈھ کر لوگوں کو بتاؤ۔ ہال سے نکلتے کے بعد دوبارہ فوج کے مسلح دستے استقبال اور گارڈ آف آنر کیلئے تیار تھے اور پھر مصر کی تاریخ گواہ ہے کہ گارڈ آف آنر، مسندوں کی چمک اور تقریر کی لذت اور تحائف کی فراوانی نے وہ اثر دکھایا کہ یہ علماء مدتوں نپولین کے اقتدار کا جواز ڈھونڈتے اور پیش کرتے رہے۔

اقتدار کی راہداریوں میں گھومنے اور اس کے مزے لوٹنے کی عادت اختیار کرنے والے علما کے ذکر سے تاریخ کا کوئی گوشہ خالی نہیں۔ یہ محفلیں آج بھی برپا ہوتی ہیں ویسے ہی، بہترین ہال، سیلوٹ کرتے سپاہی، مرغن کھانے اور کسی نہ کسی صاحبِ اقتدار کی تقریر اور علماء سے ملتِ اسلامیہ کو درس دینے پر سکون رہنے کیلئے کہا جاتا ہے جواز پیش ہوتے ہیں۔ فتوے جاری ہوتے ہیں، اخباروں، ٹیلی ویژن چینلوں اور بینروں پر یہ فتوے درج کر دیئے جاتے ہیں۔ لاکھوں کے اشتہار تشہیر کیلئے جاری ہو جاتے ہیں لیکن میرے ملک کے حالات بھی جوں کے توں رہتے ہیں اور لوگ سوال کرتے پھرتے ہیں کہ اتنے سارے علماء نے فتویٰ دے دیا۔ راستہ بتا دیا اب ان پر عمل کیوں نہیں ہوتا۔ ان کی بات دین کے معاملے میں بھی مانی کیوں نہیں جاتی ہے۔ لیکن تاریخ اس امت کو ایک ایسا اعزاز بخشتی ہے کہ اس نے صرف ان لوگوں کو عزت وتوقیر اور احترام سے یاد کیا۔ انہی کو مشعل راہ بنایا، انہی کے ساتھ اپنی محبتیں وابستہ کیں جو اقتدار کی مسندوں کے دور رہے اور جن کے فیصلے اور فتوے صاحبان اقتدار اور عام آدمی دنوں کیلئے برابر رہے۔ جن کا ہاتھ اقتدار پر بیٹھنے والوں کے گریبان تک بھی پہنچا اور جن کے علم کا تازیانہ عام آدمی کیلئے بھی برستا رہا۔ کون نہیں جانتا کہ اس برصغیر میں جب رواداری اور روشن خیالی کے نام پر اکبر نے اپنے اندر کے فرعون کو زندہ کرنے کیلئے سجدہ تعظیمی کا حکم جاری کیا تھا اور جسے کھلنڈرے اور شوقین مزاج جہانگیر نے جبراً نافذ کیا تھا اس وقت ہندوستان علماء اور مسند نشینوں سے خالی نہیں تھا بلکہ یوں لگتا ہے جیسے فقیہان ومشائخ کا ایک جم غفیر تھا جو اس دور میں موجود تھا۔ کوئی شہر مدرسوں اور خانقاہوں سے خالی نہ تھا۔ کیا کیا نام تھے۔ شیخ وجیہہ گجراتی شیخ علی متقی، شیخ جلالؒ تھانیسری، ملا محمود جونپوری، مولانا یعقوب کشمیری، ملا قطب الدین سہالوی، شیخ عبدالحق محدث، ملا عبدالحکیم سیالکوٹی، مولانا الہداد جونپوری اور ایسے کئی تھے جو اپنے دور کے چراغ سمجھے جاتے تھے۔ صاحبان طریقت میں حضرت خواجہ باقی باﷲ تھے لیکن تاریخ اپنے دامن میں صرف ایک نام کو زندہ رکھتی ہے اور اسے خلقت کی محبت سے وابستہ کرتی ہے وہ ہے شیخ احمدی سرہندی، مجدد الف ثانی۔ کسی کی خاموشی اور مصلحت اور اقتدار کے سامنے نیاز مندی اسے اپنے علم ومرتبہ کے باوجود بھی لوگوں کے دلوں کی دھڑکن نہ بنا سکی۔ جبکہ مجدد الف ثانی کا نعرۂ مستانہ، گوالیار کی قید وبند اور صعوبت تاریخ کا وہ رخ بدل گئی ورنہ شاید آج ایوان صدر اور وزیر اعظم میں سجدہ کی رسم ادا ہو رہی ہوتی اور اس دور کے درباری علماء اور ابوالفضل اور فیضی کے جانشینوں کے دیئے گئے فتوے سند کے طور پر پیش کئے جا رہے ہوتے۔

گھبرائے ہوئے، پریشان حال حکمرانوں کو جب میں نپولین کی طرح خوشبوؤں سے معطر اور عماموں اور جبوں سے مزین علماء کے اجلاس طلب کرتے، ان سے لوگوں کو پرامن رہنے کی تلقین کرتے، پریس کانفرنسیں کرواتے اور فتوے جاری کرواتے دیکھتا ہوں تو مجھے تاریخ کی وہ ہنسی اور سوال یاد آ جاتا ہے جو اس نے ہر اس شخص سے پوچھا جس نے مصلحت کا لبادہ اوڑھا اور لوگوں سے توقع رکھی کہ وہ اس کی بات کو سچ مانیں گے۔ اثر اس زبان میں ہوتا ہے، تاثیر اس قول میں ہوتی ہے جس میں مصلحت نہ ہو۔ جو ہر حال میں سچ بولتی ہو۔ اگر کوئی گزشتہ 60 سالہ تاریخ میں اقتدار کے ہاتھوں، پولیس دہشت گردی، زمینی اور ہوائی حملوں

بقیہ صفحہ نمبر ۲۲ پر

دوسری قسط

قبولیت و مقبولیت

عمر خیام

زیرِ نظر سلسلہ وار تحریر شہید ڈاکٹر ارشد وحید رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کے گوشوں کو نمایاں کرتی ہے۔

بلاشبہ نیک مردوں کے لئے نیک بیبیاں ہیں ورنہ کتنے لوگ تھے جو اپنی ذات کی حد تک تھے تو چٹانوں کی سی سختی سے جے ہوئے اور اتنے بلند قامت کہ چہرے کو دیکھنے کی کوشش میں لوگوں کو اپنی دستاروں کی فکر پڑ جاتی تھی۔ گردن میں اتنا خم لانا پڑتا تھا کہ پشت سے جا لگتا۔ جب کہیں جا کر انکے چہرے کو دیکھنا ممکن ہوتا ۔۔۔۔لیکن سراعیال کی آزمائش پڑی تو ان کے قدم اکھڑتے چلے گئے۔ پھر بعض تو اس حال کو پہنچے کہ اوپر دیکھ کر دستاریں سنبھالنے والے لوگ پھر انہی کو زمین پر دیکھنے کے لئے دستاریں سنبھالتے نظر آئے۔ وہ دراز قامت لوگ کہ جن کا قد ناپنے کو کوئی پیمانہ نہ ملتا تھا پھر انگلیوں کی پوروں سے ان کا قد ناپنا ممکن ہو گیا۔

اس کے ساتھ کے لوگ چھوٹے چھوٹے گھروں اور متوسط طبقے کی آبادیوں سے نکلے اور "پل" کے اس پار کی دنیا میں جا بسے۔ نئی چمکتی ہوئی گاڑیاں، آراستہ و پیراستہ گھر، کبھی گھر کی جانب لوٹتے ہوئے یہ خیال بھی اسے ستاتا کہ شاید وہ اس دوڑ میں بہت پیچھے رہ گیا ہے۔ لیکن ایک اطمینان تھا کہ وہ کسی دوسری دوڑ میں پیچھے نہیں ہے۔ اسے قبولیت کا تمغہ درکار تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اس دوڑ میں جیتنے والوں کے لئے یہاں کبھی داد و تحسین نہیں ہوئی اور اسے اس کی پرواہ بھی نہیں تھی۔

گرہ کھل چکی تھی۔ اس نے بستر پر لیٹے شخص کا ہاتھ نرمی سے دبایا اور اس پر بوسہ دے کر شکریہ ادا کرتے ہوئے وہاں سے چل دیا۔ ایک گہرے اطمینان کے احساس نے اسے آلیا تھا۔ تعلق اس کا زندگی کے کسی حصے میں بھی کبھی کمزور نہیں ہوا تھا۔ بچپن سے لڑکپن اور نوجوانی تک اس کے تعلق میں مضبوطی ہی آئی تھی۔ وہ اپنے تعلق کو مزید سنوارتا اور نکھارتا چلا گیا۔

چند سال گزرے تو سرحد پار ایک بار پھر اولادِ آدم کا امتحان مقصود تھا۔ وقت کے نمرود آگ کے الاؤ دھکا رہے تھے۔ زندہ انسان اس آگ کا ایندھن تھے۔ چیختے چلاتے، بے کس و بے بس لوگ، وہ اپنے ساتھی ڈاکٹروں کی ایک ٹیم کے ہمراہ وہاں جا پہنچا۔ آگ برستی رہی اور وہ زخموں پر مرہم رکھتا رہا۔ نشتر ہاتھ میں لئے خیموں میں آپریشن ہو رہے تھے، ایک بستی سے دوسری بستی۔

صبح کا وقت تھا ان کے خیموں کے سامنے لاتعداد زخمی موجود تھے۔ کئی دنوں سے اس نے اور اس کے ساتھی ڈاکٹروں نے ٹھیک طریقے سے آرام بھی نہیں کیا تھا۔ ان کے خیموں سے کچھ فاصلے پر بمباری ہوئی۔ زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے ہوئے اس کے ہاتھ رک گئے اور وہ فضا میں پرواز کرتے ہوئے طیاروں کو بے بسی سے دیکھنے لگا۔ اس کے سامنے لاتعداد زخمی موجود تھے۔ کتنے دن گزر گئے تھے اور یہ سلسلہ مسلسل جاری تھا۔ ان ایام میں وہ لاتعداد بار راتوں کو بچوں کی طرح رویا تھا لیکن اس روز مریضوں کے سامنے ہی اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ نیند سے بوجھل آنکھوں والے اس کے ایک ساتھی ڈاکٹر نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں پیغام دیا کہ مریضوں کو حوصلے کی ضرورت ہے۔ وہ پھر سے سامنے موجود زخمی کی مرہم پٹی میں مصروف ہو گیا۔ زخم گل کر خراب ہو گئے تھے۔ نہ جانے کتنے روز بعد اس مریض کی کسی ڈاکٹر تک رسائی ہوئی تھی۔ ابھی وہ اس مریض سے فارغ ہوا ہی تھا کہ اچانک ایک گاڑی خیموں کے عین سامنے آکر رکی۔ شانوں پر بکھرے ہوئے بالوں والے ایک نوجوان نے چلا کر ان سے مدد کی درخواست کی۔

اس نے ایک لمحے کی تاخیر کے بغیر ادویات اور فرسٹ ایڈ کے دو بیگ اٹھائے اور بھاگتا ہوا گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا۔ اسے سمجھنے میں ذرا دیر نہ لگی کہ آنے والے نوجوان کا مدعا کیا ہے۔ اس کے ڈاکٹر ساتھیوں نے اسے حیرت سے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے دیکھا مگر اس نے ان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے نوجوان کو اشارہ کیا اور گاڑی روانہ ہو گئی۔ بہت بلندی پر ایک طیارہ پرواز کر رہا تھا۔ گاڑی والے نوجوان نے حسرت سے طیارہ کی جانب دیکھا اس وقت نوجوان کی آنکھوں میں عجیب سا کرب اور بے بسی تھی اور اسی کیفیت میں اس کے منہ سے الفاظ نکلے،

"تم ذرا نیچے آؤ پھر میں تم کو بتاؤں کہ میرا نشانہ کتنا سچا ہے۔" اس کا لہجہ گلوگیر تھا۔

وہ درجن بھر گھروں پر مشتمل بستی تھی۔ جب وہ وہاں پہنچا تو اس کے کرنے کا کوئی کام باقی نہیں تھا۔ انسان و مکان، سب جل کر خاکستر ہو چکا تھا اور وہ زخموں سے چور دل لئے واپس آگیا۔

سخت اذیت کے دن تھے آسمان سے آگ برس رہی تھی اور زمین پر انکے ہرکارے قیامت بپا کئے ہوئے تھے۔ خوف اور مایوسی کا طاعون تھا جو ایک سرے سے دوسرے سرے تک انسانوں کو چاٹتا چلا جا رہا تھا۔ شام کا وقت تھا جب وہ سرحد پار کر کے واپس اپنے وطن پہنچا۔ نیا المناک منظر اس کا منتظر تھا۔ برسوں تک درہم و دینار پر پلنے والوں نے یکدم اپنی آنکھیں پھیر لی تھیں۔ جن کے دسترخوان اور مہمان نوازی کا شہرہ تھا آج وہ سوکھی روٹی کو ترس رہے تھے۔

وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ تھکا ماندہ سرحد کے قریب ایک بستی میں پہنچا۔ وہیں ایک بڑے حجرے میں سب کے قیام کا انتظام کر دیا گیا تھا۔ مقامی لوگ اپنی حیثیت کے مطابق ان کی مہمان نوازی میں جتے ہوئے تھے۔ شب گہری ہو چکی تھی مگر نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ کٹے پھٹے اجسام، زخمیوں سے چور بلکتے ہوئے بچے، اسکے دل میں بے انتہا غبار تھا۔ (جاری ہے)

خراسان کے گرم محاذ سے

تحقیق وتدوین: عمر فاروق

یکم اکتوبر

۞ جاندرات کو خراسان میں شمالی وزیرستان کے اہم قصبے میر علی میں امریکی میزائل حملے سے پانچ افراد شہید ہوئے۔

2 اکتوبر

۞ شمالی وزیرستان کے علاقے محمد خیل میں امریکی میزائل حملے سے 21 افراد شہید ہوئے۔اُن میں اکثریت عرب مجاہدین کی بیان کی جاتی ہے۔

۞ افغان سرحدی علاقے مزبک اور خرسین میں امریکی بمباری سے 2 خواتین اور ایک بچہ شہید ہوا۔

۞ جنوبی وزیرستان میں قبائلی عمائدین نے کہا کہ یکے بعد دیگرے دو امریکی جاسوسی طیارے مجاہدین نے مار گرائے۔جن میں سے ایک انگور اڈہ اور دوسرا ''مچاداد کیمپ'' میں گرا ہے۔

5 اکتوبر

ہرات:۔ فوجی مرکز پر ایک بہادر مجاہد کا شہیدی حملہ۔10 مرتد فوجی اور 4 صلیبی جہنم واصل۔

فریاب:۔ ضلع چھگازی میں صلیبی کانوائے پر ریموٹ بم حملہ۔2 گاڑیاں مکمل طور پر تباہ گاڑیوں میں سوار 14 صلیبی ہلاک۔

قندھار:۔ ضلع میوند میں ریموٹ کنٹرول بم حملہ میں کینیڈا کا ایک ٹینک تباہ 3 صلیبی جہنم واصل۔2 زخمی۔

ضلع ڈنڈ میں ایک اور کینیڈین ٹینک تباہ۔ٹینک میں سوار تمام صلیبی فوجی ہلاک۔

غزنی:۔ ضلع سکور میں مجاہدین کا پولیس کی گاڑی پر حملہ۔3 مرتدین ہلاک۔

7 اکتوبر

ہلمند:۔ ضلع گرشک میں افغان فوج کا ٹرک بارودی سرنگ پھٹنے سے تباہ۔13 مرتد فوجی جہنم واصل۔

فرح:۔ پولیس کی گاڑی پر مجاہدین کا حملہ۔3 پولیس اہلکار ہلاک۔2 زخمی۔

کنٹر:۔ مجاہدین کا امریکی مرکز پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ۔3 مرتد پولیس اہلکار ہلاک کئی زخمی۔

مجاہدین کا گھات لگا کر پولیس کی گاڑی پر حملہ۔گاڑی میں سوار تمام پولیس اہلکار ہلاک۔

زابل:۔ ضلع شاہ جوئے میں پولیس کانوائے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ۔2 گاڑیاں مکمل طور پر تباہ۔14 مرتدین ہلاک۔

قندوز:۔ پولیس چوکی پر مجاہدین کا ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ۔3 پولیس اہلکار ہلاک۔چیک پوائنٹ پر مجاہدین کا قبضہ۔

باغدلیس:۔ افغان پولیس کی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ 3 اہلکار جہنم واصل۔

لوگر:۔ پولیس مرکز پر مجاہدین کا ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ۔6 پولیس اہلکار ہلاک۔

مجاہدین نے امریکی مرکز پر BM10 گولے فائر کیے نقصانات کا معلوم نہیں ہوسکا۔

وردگ:۔ ضلع سید آباد کے قریب کابل سے قندھار جانے والے راستے سے گزرنے والے امریکی کانوائے پر مجاہدین کا حملہ۔جائے وقوعہ پر امریکی ٹینک جلے ہوئے دیکھے گئے۔مجاہدین بحفاظت اپنے ٹھکانے پر پہنچ گئے۔

مجاہدین نے امریکی فوج کو سامان پہنچانے والی 2 گاڑیاں اور 1 سیکورٹی گارڈ کی گاڑی تباہ کردی۔

لغمان:۔ کالا بازار کے امریکی مرکز پر مجاہدین کا حملہ۔لڑائی آدھا گھنٹہ جاری رہی۔مرکز کو نقصان پہنچا تاہم جانی نقصان کی تفصیل معلوم نہیں ہوسکی۔

خوست:۔ خوست ائر پورٹ پر مجاہدین نے BM 8 گولے فائر کیے۔نقصانات کا اندازہ نہیں۔

ننگرہار:۔ مجاہدین کا امریکی بیس پر حملہ۔لڑائی ایک گھنٹہ جاری رہی۔اس معرکے میں 3 صلیبی فوجی اور 4 مرتد افغان فوجی ہلاک ہوئے اور متعدد فوجی زخمی بھی ہوئے۔

8 اکتوبر

زابل:۔ کابل سے قندھار جانے والے پولیس کے کانوائے پر مجاہدین کا حملہ۔یہ کانوائے امریکی فوج کو سامان سپلائی کر رہا تھا۔اس معرکے میں 6 گاڑیاں مکمل طور پر تباہ ہوگئیں اور 7 پولیس اہلکار ہلاک ہوئے۔ہلاک ہونے والے مرتدین کی لاشیں کافی دیر تک سڑک پر پڑی رہیں۔

غزنی:۔ عبداللہ گل اور لونو کے علاقے میں پولیس کی گاڑیوں پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ۔2 گاڑیاں مکمل طور پر تباہ۔7 پولیس اہلکار جہنم واصل۔

وردگ:۔ کابل سے قندھار جانے والے افغان فوج کے کانوائے پر مجاہدین کا حملہ۔یہ کانوائے امریکی فوج کو سامان سپلائی کر رہا تھا۔

مجاہدین نے ایک ٹرک اور ایک گاڑی کو جلا دیا۔4 فوجی ہلاک ہوئے۔

قندھار:۔ کینیڈا کے ٹینک پر ریموٹ کنٹرول بم سے حملہ۔ٹینک مکمل طور پر تباہ۔4 صلیبی جہنم واصل۔پولیس کی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ۔

7 پولیس اہلکار ہلاک۔
گشت میں مصروف کینیڈا کی ایک فوجی گاڑی بارودی سرنگ کے ذریعے تباہ۔ 1 صلیبی ہلاک 3 زخمی۔

9 اکتوبر

ہلمند:۔ بولان کے علاقے میں مجاہدین نے افغان فوج کے مرکز پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں 15 فوجی ہلاک ہوگئے۔ آدھے گھنٹے بعد ان کی مدد کے لیے آنے والے کانوائے پر مجاہدین نے کمین لگا کر حملہ کر دیا۔ 25 مزید ہلاک ہوگئے۔ اس معرکے میں مرکز کو کافی نقصان پہنچا اور متعدد فوجی زخمی بھی ہوئے۔

ننگرہار:۔ پولیس ہیڈکوارٹر شیرزاد پر مجاہدین کا حملہ۔ پولیس چیف سمیت 8 اہلکار ہلاک۔

لوگر:۔ کابل سے لوگر جانے والے امریکی کانوائے پر مجاہدین کا کمین لگا کر حملہ۔ ایک ٹینک اور ایک گاڑی تباہ۔ جانی نقصان معلوم نہیں ہوسکا۔

وردک:۔ پولیس کانوائے پر مجاہدین کا حملہ۔ 3 گاڑیاں مکمل طور پر تباہ ان میں موجود تمام پولیس اہلکار ہلاک۔

فرح:۔ پولیس کے مرکز پر مجاہدین کا حملہ۔ 4 پولیس اہلکار ہلاک اور 2 کو قیدی بنالیا گیا۔ باقی پولیس اہلکار علاقے سے بھاگ گئے۔

ارزگان:۔ افغان فوج کے مرکز پر مجاہدین کا حملہ ۔ 4 فوجی ہلاک متعدد گاڑیاں تباہ۔ اسلحے کا ذخیرہ مال غنیمت

10 اکتوبر

قندھار:۔ ضلع میوند میں مجاہدین نے ڈسٹرکٹ ہیڈکواٹر کے سامنے ریموٹ کنٹرول دھماکہ کیا جس کے نتیجے میں 5 مرتد افغان فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہوگئے۔

وردک:۔ مجاہدین نے کمین لگا کر امریکی کانوائے پر حملہ کیا۔ امریکہ کا 1 فوجی ٹینک تباہ جس میں سوار امریکی فوجی جہنم واصل۔

غزنی:۔ ضلع قرہ باغ میں مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے پولیس چیک پوائنٹ پر حملہ کیا۔ اس حملہ میں مجاہدین نے چیک پوسٹ پر قبضہ کرلیا۔ اس معرکے میں 4 پولیس اہلکار ہلاک اور 2 زخمی ہوئے۔

لوگر:۔ ابراہیم خیل کے علاقہ میں مجاہدین نے کمین لگا کر نیٹو کے کانوائے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 2 نیٹو ٹینک تباہ ہوگئے اور 7 صلیبی جہنم واصل ہوئے۔
شاہ کالا کے علاقے میں مجاہدین نے امریکی کانوائے پر حملہ کیا۔ 2 امریکی ٹینک تباہ اور 7 امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔
مجاہدین نے PRT آفس پر 20 میزائل فائر کئے جہاں امریکی خاصی تعداد میں آباد ہیں۔ تاہم نقصانات کا اندازہ نہیں۔

ہلمند:۔ ضلع سنگین میں مجاہدین نے برطانوی کانوائے پر کمین لگائی 4 برطانوی گاڑیاں مکمل طور پر تباہ ہوگئیں اس معرکے میں 40 برطانوی فوجی ہلاک ہوئے، 3 مجاہدین زخمی ہوئے اور 1 مجاہد نے جام شہادت نوش کیا۔

نورستان:۔ کمدیش ضلع میں مجاہدین نے امریکہ کے سب سے بڑے مرکز پر حملہ کیا۔ 3 دن کی لڑائی کے بعد مجاہدین نے مرکز پر قبضہ کرلیا۔ اس معرکے میں بڑی تعداد میں امریکی ہلاک ہوئے۔

فرح:۔ امریکی فوج کو سامان سپلائی کرنے والے کانوائے پر مجاہدین نے حملہ کیا۔ مجاہدین نے 6 ٹرک اور 1 گاڑی جلادی۔ 3 مرتد فوجی ہلاک ہوئے اور 2 ٹرک مجاہدین کے لیے مالِ غنیمت بنے۔

ارزگان:۔ آسٹریلیا کی فوج کو سامان سپلائی کرنے والے کانوائے پر مجاہدین کا حملہ۔ 4 ٹرک تباہ مجاہدین کا کوئی جانی نقصان نہیں ہوا اور وہ بخیر وعافیت اپنے ٹھکانوں پر پہنچ گئے۔

11 اکتوبر

قندھار:۔ کینیڈا کے پیدل گشت کرتے ہوئے فوجیوں پر مجاہدین نے ریموٹ کنٹرول بم سے حملہ کیا۔ 7 کینیڈین فوجی ہلاک ارو متعدد زخمی ہوئے۔
ضلع میوند میں پولیس کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم سے حملہ۔ 5 افغان فوجی جہنم واصل۔

کنٹر:۔ کرنگل ضلع میں مجاہدین نے امریکی کانوائے پر حملہ کیا۔ لڑائی 2 گھنٹے جاری رہی۔ 4 امریکی فوجی ہلاک اور 3 مجاہدین زخمی ہوئے۔

لوگر:۔ نیٹو کانوائے پر مجاہدین کا حملہ۔ 1 ٹینک 3 فوجی گاڑیاں مکمل طور پر تباہ۔ 13 فوجی ہلاک۔

زابل:۔ امریکی فوج کو سامان سپلائی کرنے والے کانوائے پر مجاہدین کا حملہ۔ مجاہدین نے 1 ٹرک اور 1 فوجی گاڑی جلادی۔ 6 مرتد پولیس اہلکار ہلاک۔
شاموزی ضلع میں مجاہدین نے کمین لگا کر پولیس کی گاڑی پر حملہ کیا۔ گاڑی مکمل طور پر تباہ اور 7 مرتد پولیس اہلکار ہلاک۔

غزنی:۔ پولینڈ کے 1 ٹینک پر ریموٹ کنٹرول بم سے حملہ ٹینک مکمل طور پر تباہ ہوگیا جس میں سوار 5 پولش فوجی ہلاک۔

خوست:۔ ضلع قلندر میں مجاہدین نے دسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا لڑائی 2 گھنٹے جاری رہی جس کے نتیجے میں مجاہدین نے ہیڈکوارٹر پر قبضہ کرلیا۔ کئی پولیس اہلکار ہلاک ہوئے اور باقی علاقے سے بھاگ گئے۔ ان کا اسلحہ! 2 گاڑیاں اور کچھ فوجی سامان مالِ غنیمت بنا۔

ننگرہار:۔ ضلع تیوری میں آرمی کمانڈر کی گاڑی پر مجاہدین کا حملہ کمانڈر مارا گیا اور اس کا اسلحہ مجاہدین کے قبضہ میں آیا۔

12 اکتوبر

ہلمند:۔ لشکر گاہ کے علاقے میں مجاہدین نے دشمن کے مرکز پر حملہ کیا 7 گھنٹے کی لڑائی کے نتیجے میں 25 برطانوی اور افغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔10 گاڑیاں تباہ ہوئیں اس معرکے میں 4 مجاہدین شہید اور 3 زخمی بھی ہوئے۔

قندھار:۔ ضلع میوند میں مجاہدین نے ریموٹ کنٹرول بم کے ذریعے پولیس کی گاڑی تباہ کردی جس میں سوار 9 مرتد پولیس اہلکار ہلاک ہوگئے۔

کنڑ:۔ مجاہدین نے کمین لگا کر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے امریکی کانوائے پر حملہ کیا۔2 گھنٹے جاری رہنے والی لڑائی میں 3 امریکی ٹینک تباہ ہوگئے اور 10 امریکی ہلاک ہوئے۔متعدد صلیبی فوجی زخمی بھی ہوئے۔

ارزگان:۔ مجاہدین ریموٹ کنٹرول بم کے ذریعے پیدل گشت کرتے ہوئے مرتد فوجیوں پر حملہ کیا۔اس بم حملہ میں 8 افغان فوجی ہلاک ہوئے۔

ہرات:۔ پوشکونہ ضلع میں مجاہدین نے دسٹرکٹ ہیڈکواٹر پر حملہ کیا۔مجاہدین نے دسٹرکٹ ہیڈکوٹر پر قبضہ کرلیا۔تاہم جانی نقصان کا معلوم نہیں ہوسکا۔

خوست:۔ مجاہدین نے ریموٹ کنٹرول بم کے ذریعے افغان پولیس کے کمانڈر میر صاحب خان کی گاڑی تباہ کردیا۔پولیس کمانڈر سمیت 13 پولیس اہلکار ہلاک ہوئے اور گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔

13 اکتوبر

قندھار:۔ ضلع میوند میں قندھار سے ہرات جانے والی سڑک پر مجاہدین نے ریموٹ کنٹرول بم سے افغان فوج کی 1 گاڑی تباہ کردی۔گاڑی میں سوار 4 مرتد فوجی ہلاک۔

لوگر:۔ ریموٹ کنٹرول بم دھماکے سے امریکی ٹینک تباہ۔ٹینک میں موجود تمام امریکی فوجی ہلاک۔

ہرات:۔ ضلع شینداد میں پولیس کی 2 چیک پوائنٹ پر مجاہدین کا حملہ۔مجاہدین نے دونوں چیک پوائنٹوں پر قبضہ کرلیا۔3 افغان فوجی ہلاک، 4 زخمی بھاری اسلحہ مجاہدین کے لیے مالِ غنیمت بنا۔

زابل:۔ ضلع شاموزو میں ریموٹ کنٹرول بم حملے میں امریکی ٹینک تباہ۔ٹینک میں سوار تمام امریکی فوجی ہلاک۔

مجاہدین نے کمین لگا کر پولیس کی گاڑی پر حملہ کیا۔گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی اور اس میں سوار 5 پولیس اہلکار جہنم واصل ہوئے۔

کنڑ:۔ مجاہدین نے پیدل گشت کرتے ہوئے امریکی فوجیوں پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا۔لڑائی 1 گھنٹہ جاری رہی۔3 امریکی فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔1 مجاہد بھی زخمی ہوا۔

ضلع مناگی میں پولیس کانوائے پر مجاہدین کا حملہ۔2 گاڑیاں مکمل طور پر تباہ۔8 پولیس اہلکار ہلاک۔

قندوز:۔ پولیس چیک پوائنٹ پر مجاہدین کا حملہ۔چیک پوائنٹ پر مجاہدین کا قبضہ۔3 پولیس اہلکار ہلاک۔

15 اکتوبر

قندھار:۔ زہاری ضلع میں کینیڈا کے پیدل گشت کرتے ہوئے فوجیوں پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ۔5 کینیڈین فوجی ہلاک متعدد زخمی۔

ہلمند:۔ ضلع سنگین میں مجاہدین کا برطانوی فوج کے کانوائے پر حملہ۔4 برطانوی فوجی ہلاک، 2 زخمی۔

افغان فوج کے 1 کمانڈر سمیت 5 فوجی مجاہدین نے قیدی بنا لیے۔

لوٹی کے علاقے میں جھڑپ میں 4 برطانوی فوجی ہلاک۔

ناوا ضلع میں برطانیہ کے کانوائے پر مجاہدین کا حملہ۔2 ٹینک مکمل طور پر تباہ۔8 برطانوی فوجی ہلاک۔

لشکر گاہ کے علاقے میں برطانوی فوج کے مرکز پر مجاہدین کا تین اطراف سے حملہ۔3 گھنٹے جاری رہنے والی جنگ میں 20 برطانوی فوجی ہلاک۔

مجاہدین نے گرشک ضلع میں 3 چیک پوسٹوں پر حملہ کیا۔تینوں چیک پوسٹوں پر مجاہدین کا قبضہ۔12 پولیس اہلکار ہلاک۔

لوگر:۔ ضلع چرخ میں مجاہدین کا پولیس ہیڈکوارٹر اور چیک پوسٹوں پر حملہ۔ہیڈکوارٹر اور تمام چیک پوائنٹس پر مجاہدین کا قبضہ۔3 پولیس اہلکار ہلاک۔باقی علاقے سے فرار ہوگئے۔

ضلع برکی میں ریموٹ کنٹرول بم کے ذریعے پولیس کی گاڑی تباہ۔گاڑی میں سوار 5 اہلکار ہلاک۔

پولیس کانوائے پر مجاہدین کا حملہ۔2 گاڑیاں تباہ۔گاڑیوں میں سوار پولیس اہلکار ہلاک۔

فرح:۔ امریکی فوج کو سامان سپلائی کرنے والے کانوائے پر مجاہدین کا حملہ۔5 ٹرک اور 2 گاڑیاں تباہ۔11 افغان سیکورٹی گارڈ ہلاک۔

امریکی ٹینک پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ۔ٹینک تباہ اور 4 امریکی فوجی ہلاک۔

16 اکتوبر

خوست:۔ اپنے مرکز میں داخل ہوتے ہوئے امریکی فوجیوں پر ایک بہادر مجاہد جو پیدل تھا، کا شہیدی حملہ، 11 امریکی اور 5 مرتد افغان فوجی ہلاک۔

ضلع باک میں افغان انٹیلی جنس کے افسروں پر ایک مجاہد کا شہیدی حملہ، انٹیلی جنس چیف شالوت نور اور 10 آفیسر ہلاک۔

لوگر:۔ مجاہدین نے امریکی بیس پر 20 BM میزائل فائر کیے تاہم نقصانات معلوم نہیں ہوسکے۔

ہرات:۔ مجاہدین نے پولیس چیک پوائنٹ پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، چیک پوائنٹ کو نقصان پہنچا تاہم جانی نقصان کے بارے میں معلوم نہیں ہوسکا۔

کنڑ:۔ مجاہدین نے نارنگ ضلع میں امریکی فوج کے کانوائے پر کمین لگا کر حملہ

کیا، حملہ میں 2 ٹینک تباہ ہوگئے اور ان میں سوار تمام امریکی فوجی ہلاک ہوگئے، اس کے بعد امریکیوں نے آبادی پر بمباری کی تاہم شہادتوں کا علم نہیں۔

ہلمند:۔ لشکر گاہ کے علاقے میں مجاہدین نے پولیس چیک پوائنٹ پر حملہ کیا، پولیس وہاں سے بھاگ گئی، ایک گاڑی مجاہدین کے قبضے میں آئی۔

✿ جنوبی وزیرستان میں محسود کے علاقے سام میں ڈاکٹر بشارا اور غازی مرجان کے گھروں پر امریکی میزائل گرے جن میں ایک کار کو نشانہ بنایا گیا۔ بعد میں آنے والی خبروں کے مطابق ان حملوں میں القاعدہ کے عسکری قائد شیخ خالد حبیب شہادت کے عظیم رتبے سے سرفراز ہوئے۔ اللہ ان کی شہادت کو قبول فرمائے اور کفار کے لیے تباہی کا باعث بنائے۔ شیخ خالد حبیب کا تعلق مصر سے تھا اور وہ گذشتہ بیس سال سے کفر کے خلاف جہاد میں مصروف تھے۔

21 اکتوبر

ہلمند:۔ میر آغا کے مزار کے قریب مجاہدین نے برطانوی فوج کے کانوائے پر کمین لگا کر حملہ کیا۔ حملہ میں 7 برطانوی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔
ضلع گرشک کے علاقے میں برطانوی کانوائے پر مجاہدین کا حملہ، 4 برطانوی فوجی ہلاک۔

خوست:۔ خوست ایئر پورٹ پر مجاہدین نے 12 BM میزائل فائر کیے، تاہم نقصانات کے بارے میں معلومات نہیں مل سکیں۔

پکتیکا:۔ پولیس چیف کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ، گاڑی تباہ ہوگئی اور اس میں سوار پولیس اہل کار زخمی ہوگئے۔

زابل:۔ ضلع سپوری میں پولیس کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ، 6 پولیس اہل کار ہلاک۔

کابل:۔ کابل میں عیسائیت کی تبلیغ کرنے والی ایک عیسائی عورت قتل۔

22 اکتوبر

ارزگان:۔ دہروات ضلع میں مجاہدین کا پولیس کے اڈوں پر حملہ، 3 چیک پوائنٹس تباہ، 17 پولیس اہل کار ہلاک۔ اس واقعہ کے بعد امریکی طیاروں نے شہر پر بمباری کی جس کے نتیجے میں بڑی تعداد میں شہری اور 7 مجاہدین شہید ہوئے۔

باغدلیس:۔ گورمچ ضلع میں پولیس چیک پوائنٹ پر مجاہدین کا حملہ 4 پولیس اہل کار قیدی بنالیے گئے۔ چیک پوائنٹ پر مجاہدین کا قبضہ اور سامان مالِ غنیمت۔

لغمان:۔ پولیس چیک پوائنٹ پر مجاہدین کا حملہ، 3 مرتدین ہلاک، 2 زخمی، باقی اہل کار علاقے سے فرار ہوگئے۔

ہرات:۔ پولیس چیک پوائنٹ پر مجاہدین کا حملہ۔ چیک پوائنٹ پر مجاہدین کا قبضہ۔ 8 پولیس اہلکار قیدی بنالیے گئے۔

23 اکتوبر

وردگ:۔ کابل سے قندھار جانے والی سڑک پر جاتے ہوئے امریکی فوج کو سامان سپلائی کرنے والے کانوائے پر مجاہدین کا حملہ۔ 2 ٹرک تباہ۔

قندھار:۔ قندھار ایئر پورٹ پر، جہاں کینیڈا کے فوجی بڑی تعداد میں رہتے ہیں، مجاہدین نے BM میزائل فائر کیے، نقصانات کا اندازہ نہیں۔

زابل:۔ کابل سے قندھار جانے والے سڑک پر مجاہدین کا کمین لگا کر حملہ، 3 ٹینک مکمل طور پر تباہ ہوگئے اور ان میں سوار تمام امریکی ہلاک ہوگئے، 3 مجاہدین بھی زخمی ہوئے۔

لوگر:۔ مجاہدین نے دشمن کے مرکز پر BM میزائل فائر کیے تاہم نقصانات کے بارے میں معلومات نہیں مل سکیں۔
پولیس ہیڈ کوارٹر کے سامنے موجود پولیس پر مجاہدین کا حملہ، 4 پولیس اہل کار جہنم واصل۔

باغدلیس:۔ ضلع غور مچ میں امریکی کانوائے پر مجاہدین کا حملہ، 4 ٹینک تباہ، 12 امریکی ہلاک، بعد میں کی جانے والی بمباری میں 6 مجاہدین شہید اور 5 زخمی۔

خوست:۔ پولیس کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ، 12 پولیس اہلکار ہلاک۔

فرح:۔ اتحادی فوج کے ٹینک پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ، ٹینک مکمل طور پر تباہ اور اس میں موجود فوجی ہلاک۔

✿ شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ کے نواحی قصبے ڈانڈے درپہ خیل میں ملا منصور کے مدرسے پر ۱۳ امریکی میزائل فائر کئے گئے جن میں گیارہ افراد شہید ہوئے جن میں اکثریت ۱۳ سے ۱۶ سال تک کے طلبہ کی ہے۔

✿ شمالی وزیرستان میں طیارہ شکن توپوں کی فائرنگ سے مجاہدین نے امریکی جاسوس طیاروں کو بھگا دیا۔

24 اکتوبر

نورستان:۔ امریکی بیس پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے مجاہدین کا حملہ 5 امریکی فوجی ہلاک متعدد زخمی۔ حملہ کے بعد امریکی طیاروں کی علاقے پر بمباری تاہم مجاہدین کا کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

فریاب:۔ ضلع قیصر کے انٹیلی جنس چیف کی گاڑی پر مجاہدین کے کمین لگائی، حملہ میں چیف عبدالرب اور 2 پولیس اہلکار جہنم واصل ہوئے۔

قندھار:۔ پولیس کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم سے حملہ، گاڑی مکمل طور تباہ اور 7 پولیس اہل کار ہلاک۔
ضلع میوند میں پولیس کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ۔ گاڑی مکمل طور پر تباہ اور 6 پولیس اہل کار ہلاک۔

ہلمند:۔ ضلع گرشک میں برطانوی فوج کی گشتی پارٹی پر مجاہدین کا حملہ۔ کئی

برطانوی فوجی ہلاک ۔حملہ کے بعد برطانوی طیاروں کی علاقے پر بمباری لیکن مجاہدین کا کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

25 اکتوبر

کپیسا:۔ ضلع تگاب میں 2 فرانسیسی ٹینک ریموٹ کنٹرول بم کے ذریعے تباہ۔11 فرانسیسی فوجی ہلاک

نمروز:۔ مجاہدین کا پولیس چیک پوائنٹوں پر حملہ۔پولیس علاقے سے فرار۔اسلحے کا ذخیرہ مجاہدین کے لیے مالِ غنیمت بنا۔

وردگ:۔ کابل وزارت دفاع کے اجلاس پر مجاہدین نے BM میزائل فائر کیے۔کافی تعداد میں دشمن جہنم واصل ہوئے تاہم رحیم وردک وزیر دفاع حملہ میں بچ گئے۔

قندھار:۔ پولیس کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ۔7 پولیس اہل کار ہلاک۔

لغمان:۔ امریکی بیس کیمپ پر مجاہدین کا حملہ۔لڑائی آدھا گھنٹہ جاری رہی تاہم نقصان کا اندازہ نہیں۔

26 اکتوبر

کپیسا:۔ عمودتی میں فرانسیسی کانوائے پر مجاہدین کا حملہ،4 فرانسیسی فوجی ہلاک متعدد زخمی۔

زابل:۔ مرمانا کے علاقے میں افغان فوج کے کمانڈر کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ،فوجی کمانڈر اور تمام سوار فوجی ہلاک ہوگئے اور گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔

قلات شہر میں امریکی فوج کو سامان سپلائی کرنے والے کانوائے پر مجاہدین کا حملہ،مجاہدین نے 18 ٹرک اور چند گاڑیاں جلا دیں۔7 پولیس اہلکار ہلاک،2 مجاہدین بھی زخمی ہوئے۔

ہلمند:۔ ضلع گرمسر میں گشت کرتے ہوئے پولیس اہل کاروں پر مجاہدین کا حملہ۔4 مرتد فوجی ہلاک متعدد زخمی۔

ضلع نوا میں پیدل گشت کرتے ہوئے پولیس اہلکاروں پر ریموٹ بم حملہ۔8 پولیس اہل کار ہلاک متعدد زخمی۔

وردگ:۔ ضلع نرخ میں ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر مجاہدین کا حملہ،5 مرتد فوجی ہلاک متعدد زخمی۔

فرح: ضلع فراہرور میں ڈپٹی پولیس چیف کی گاڑی پر حملہ،ڈپٹی پولیس چیف عبداللہ خان اور گاڑی میں سوار تمام پولیس اہلکار ہلاک۔

۞ جنوبی وزیرستان میں محسود کے علاقت لدھا میں امریکی میزائل حملے میں ۱۰ افراد کی شہادت کی اطلاع موصول ہوئی۔یہ حملہ ایک مرکز پر کیا گیا۔

27 اکتوبر

وردگ:۔ ضلع سعید آباد میں مجاہدین نے امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ہیلی کاپٹر میں سوار تمام امریکی فوجی ہلاک۔

بغلان:۔ پولیس ہیڈکوارٹر پر ایک مجاہد کا شہیدی حملہ۔مجاہد عبدالاحد نے جو کہ پیدل تھے،تربیتی کلاس کے دوران ہیڈکوارٹر میں خود کو دھماکے سے اڑا دیا جس کے نتیجے میں 7 امریکی فوجی اور 12 مرتد پولیس اہل کار ہلاک ہوگئے۔

ہرات:۔ شیندادڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر مجاہدین کا حملہ۔ہیڈکوارٹر اور پولیس سٹیشن کو نقصان پہنچا تاہم جانی نقصان کا اندازہ نہیں۔

ہلمند:۔ ضلع گرشک میں برطانوی فوج کی گشتی پارٹی پر مجاہدین کا حملہ،5 صلیبی جہنم واصل۔اس کے بعد اتحادی فوج کے طیاروں نے علاقے پر بمباری کی تاہم مجاہدین کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

29 اکتوبر

۞ مجاہدین کا فرانسیسی کانوائے پر حملہ کیا۔۲ ٹینک تباہ اور ۶ فرانسیسی فوجی ہلاک ہوئے۔بعدازاں دشمن نے علاقے پر بمباری کی جس میں چند شہری اور ۴ مجاہدین زخمی ہوئے۔

زابل: ریموٹ کنٹرول بم حملے میں امریکی ٹینک تباہ،۷ امریکی فوجی جہنم واصل

30 اکتوبر

کابل: وزارتِ دفاع کے آفس میں شہیدی حملہ کئی آفیسر ہلاک،تفصیلات کے مطابق ۳ مجاہدین نے عمارت کے گیٹ پر موجود سکیورٹی اہلکاروں پر فائرنگ کی جس سے مجاہد کو اندر جانے کا موقع مل گیا۔مجاہد نے اندر جاکر خود دھماکے سے اُڑا دیا جس میں کافی تعداد میں آفیسر اور ۶ افغان فوجی ہلاک ہوئے۔باقی دونوں مجاہد بخیر وعافیت اپنے ٹھکانے تک پہنچ گئے۔

لوگر: صوبے کے گورنر کے کانوائے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ،پولیس کی ۲ گاڑیاں تباہ،۵ پولیس اہلکار ہلاک،۷ زخمی،گورنر کی ہلاکت کی تصدیق نہیں ہوسکی۔

امریکی ائیربیس پر مجاہدین نے 12 BM میزائل فائر کئے۔دشمن کے جانی نقصان کا معلوم نہیں ہوسکا۔

لغمان: ضلع علی نگر کے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر مجاہدین کا حملہ،ہیڈکوارٹر کو نقصان پہنچا تاہم جانی نقصان معلوم نہیں ہوسکا۔

نورستان: ضلع کمدیش میں امریکی بیس میں مجاہدین کا حملہ،۱۵ امریکی فوجی جہنم واصل

۞ ریموٹ کنٹرول بم حملہ میں امریکی ٹینک تباہ،ٹینک میں سوار تمام فوجی ہلاک

ننگرہار: امریکی مرکز پر مجاہدین کا حملہ،حملہ میں مرکزی عمارت کو نقصان پہنچا، تاہم جانی نقصان معلوم نہیں ہوسکا۔

غور: مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان جھڑپ میں ۴ افغان فوجی ہلاک، ۲ مجاہدین اور ۲ خواتین بھی شہید ہوئیں۔

۞۞۞

دوسری قسط

قربانی کی تیاری

طارق حبیب

''تیاری۔۔؟''حمزہ نے کہا

ہاں تیاری۔۔قربانی کی تیاری،اپنے تعلق کو مضبوط بناؤ۔قرب حاصل کرو، خود کو آزمائش وامتحان کے لئے تیار رکھو۔وہ وقت آیا ہی چاہتا ہے جب رحمٰن کے بندے ایک طرف ہوجائیں گے۔پھر صرف ایک ہی محاذ ہوگا۔مگر اُس وقت کا انتظار کرو۔

''مجھ سے انتظار نہیں ہوتا۔''حمزہ نے بے تابی سے کہا

میں نے کہا نا کہ ہر چیز کا وقت مقرر ہے۔اس سے زیادہ تیاری کیا ہوگی کہ بیٹے کو لٹایا اور شہ رگ پر چھری رکھ دی۔باپ اپنی سب سے پیاری چیز کی قربانی دینے کے لئے بے تاب اور بیٹا قربانی کے لئے باپ سے زیادہ بے چین۔۔۔مگر جانتے ہو اس وقت قربانی درکار نہیں تھی صرف امتحان مقصود تھا اس لئے شہ رگ پر چھری تو چلی مگر چھری کے نیچے دنبہ آگیا۔ باپ اور بیٹا آزمائش میں کامیاب۔۔۔اور جب قربانی درکار ہو تو کوئی نہیں روک سکتا۔نواسہ رسول ﷺ سب کے روکنے کے باوجود قربان گاہ پہنچ کر اہل وعیال کے ساتھ قربان ہوجاتے ہیں۔اس وقت قربانی درکار تھی۔اس کے بھید وہی جانتا ہے کوئی نہیں سمجھ سکتا اس لئے کبھی اس کے کاموں میں مداخلت کی کوشش مت کرو۔ہر کام اس کی منشاء ورضا سے ہی ہوگا۔ابھی تمہارا امتحان مقصود ہے،یہ بے چینی،یہ کرب اور اس کے ساتھ اس محاذ پر تمہارا ڈٹے رہنا جبکہ تم محاذ کی تبدیلی چاہتے ہو تمہارے لئے امتحان ہی ہے۔

''یہاں کیسے رہا جاسکتا ہے؟ یہاں ایسے حاکم ہیں جنھوں نے دور جاہلیت کے حکمرانوں کو مات دیتے ہوئے خود کو بدترین ثابت کیا ہے۔انھوں نے دوست ملکوں کے سفیروں کو بیچ دیا۔اپنی ماؤں بہنوں بیٹیوں کو بیچ دیا۔فاسفورس بموں سے پاک دامن بیٹیوں کی ہڈیاں تک جلادی۔ان کے ساتھ کیسے رہا جاسکتا ہے؟''حمزہ جذباتی ہوچکا تھا۔

''بم،گولہ بارود کو ہم سے زیادہ کون سمجھتا ہوگا؟ میں تمہیں ان کے ساتھ رہنے کو نہیں کہہ رہا۔یہ تمہاری خوش نصیبی ہے کہ اللہ نے تمہیں دو محاذوں پر لڑنے کی صلاحیت دی ہے تو جب تک وہ اس محاذ پر کام لے رہا ہے تم کرتے رہو اور یقین رکھو تم اِس جنگ میں شریک ہو۔میں تمہیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ اپنے محاذ پر ڈٹے رہ کر ان کے خلاف مزاحمت کرو۔جس محاذ پر تم ہو وہ بہت اہم ہے۔ان کے لئے بھی جو اس محاذ پر ہیں جہاں تم جانا چاہتے ہو۔اگر اس محاذ پر رہتے ہوئے تم نے ایک بھی شخص کے ذہن کو بھی بدل دیا تو سمجھ لینا کہ تم کامیاب ہوگئے۔تم اپنے محاذ پر رہ کر لوگوں کو بیدار کرنے کی کوشش کرو۔ان بزدل حکمرانوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے انھیں تیار کرو۔''محسن نے نہایت اطمنان سے جواب دیا۔

یہاں لوگ غفلت کی نیند سے بیدار ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں۔بگرام کے قید خانے سے آنے والی ایک بہن کی دردناک چیخیں اور اس کے بچے کا قتل بھی انھیں بیدار نہیں کرسکا۔یہ نہیں بدلیں گے،کسی حالت میں نہیں بدلیں گے۔ہمارا قلم انھیں کیا اٹھائے گا۔انھیں جگانے کے لئے تو اسلاف کے کارنامے یاد کراتے کراتے علامہ اقبال اور نسیم حجازی بھی اپنی آخری آرام گاہ پہنچ گئے مگر یہ نہیں اٹھے۔ حمزہ کی آواز تیز ہوتی جارہی تھی۔

''نہیں! یہ بات نہیں ہے۔الفاظ میں طاقت ہوتی ہے۔یہ ذہنوں پر اثر چھوڑتے ہیں۔ٹی وی پر دکھائے جانے والے مناظر ذہن پر نقش چھوڑتے ہیں۔ اب یہ تمہارے سمجھنے کی بات ہے کہ الفاظ کیا استعمال کئے جائیں اور کیا دکھایا جائے جو اثر بھی کرے اور نقوش بھی چھوڑے۔یہ تمہاری مہارت پر منحصر ہے۔اس فن میں مہارت رکھنے والے بہت کم ہیں۔جو اِن کے کام سے متاثر ہو کر کئی دیوانے اپنی دیوانگی دکھا چکے ہیں۔ہاں حکمرانوں کی بات الگ ہے۔''محسن اس کے ہر سوال کا جواب دے رہا تھا۔

''آپ یہاں کے حکمرانوں کو نہیں جانتے۔یہاں کے حکمرانوں، سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں کا تو کیا کہنا۔۔۔یہ تو ہر بات کو سیاسی ایشو کے طور پر لیتے ہیں۔کسی بھی واقعے کو سب سے پہلے کیش کرنے کے لئے اس طرح جھپٹتے ہیں جیسے گدھ مردار پر۔آپ مجھے بتائیں اگر ان ملاؤں کے گھر سے کسی کی بیٹی کو اٹھا کر فاسفورس سے جلا دیا جاتا یا اس کے ساتھ یہ سلوک کیا جاتا جو ڈاکٹر عافیہ اور اس کے بچوں کے ساتھ ہوا ہے تو پھر بھی یہ صرف مظاہرے کرتے اور نعرے لگاتے؟''حمزہ کا غصہ عروج پر پہنچ چکا تھا۔

تمہارا غصہ ٹھیک ہے۔۔تم یہاں کے ملاؤں کی بات کرتے ہو۔تمہارے اس ملک میں تو اللہ کے گھر کے امام بھی آئے تھے سرکاری احکامات کی بجا آوری کے لئے۔اب تم ان سے کیا توقع کرتے ہو جو خطبہ بھی حکمرانوں سے وصول کیا ہوا پڑھتے ہوں۔یہاں آکر بھی انھوں نے اپنے حکمرانوں کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے دھڑلے سے ایسے حاکم اور اس کے حواریوں کے حق میں دعا کرائی جس نے اس ملک میں بے غیرتی کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے۔جس نے خود اپنی کتاب میں اپنی ماں کے ناچنے کی تعریف اِس بے شرمی سے کی کہ''اس'' کی ماں کو بھی شرم آجائے۔۔۔اور تم مذہبی وسیاسی جماعتوں کے رہنماؤں سے کیوں امیدیں وابستہ کرتے ہو۔یہاں تو بڑی ڈاڑھیوں اور لمبی عباؤں کے ساتھ ظاہری طور پر نظر آنے والے مذہبی رہنما صرف نعروں کی حد تک محدود ہو کر رہ گئے ہیں۔نماز جمعہ کے خطبہ میں زورِ حلق پر لوگوں کو بزدل بنانے اور باطل کی اطاعت پر قائل کرنے کی

کوششوں میں مصروف ان سرکاری ملاؤں کو میدان میں زور بازو دکھانا پڑے تو یہ ایسے بھاگیں گے کہ ....!

''یہ صرف نماز جمعہ کے بعد گھر جانے والے افراد کو روک کر مظاہرہ کر سکتے ہیں اور چند نعرے لگا کے سمجھتے ہیں کہ انھوں نے حق ادا کر دیا۔ یہ سرکاری ملا تو اپنے حلق کے زور پر محمد بن قاسم کو بھی سندھ پر حملے سے روک دیتے اور وہ بھی صرف ایک مظاہرہ کر کے خاموش ہو جاتا۔''محسن کا چہرہ متغیر ہو رہا تھا۔

اُس نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا:''آج ڈاکٹر عافیہ کی چیخیں سن کر خاموش ہو جانے والوں کو اپنا ماضی یاد نہیں۔ صرف ایک قیدی بیٹی کی فریاد پر حجاج بن یوسف جیسے فرد نے بھی لشکر کو ان حالات میں تیاری کا حکم دے دیا تھا جب اس کی فوجیں دیگر کئی محاذوں پر لڑ رہی تھیں۔ اُسے یہ بھی علم تھا کہ جہاں سے مظلوم بہن کو چھڑوانا ہے وہ جگہ سات سمندر پار ہے اور وہاں کے حالات اور موسم سمیت کوئی شے بھی لشکر کی مدد نہیں کرے گی لیکن پھر بھی فوری طور پر نئے مجاہدین تیار کر کے ان کی کمان 17 سالہ نوجوان کے ہاتھ میں دیدی۔ اس نوجوان کی غیرت وحمیت کا کیا کہنا...... جس نے ایک بہن کی آواز پر دشمن کی عددی اور سامان حرب کی برتری کو نظر انداز کرتے ہوئے سندھ پر حملہ کر دیا اور اپنے ربّ کی نصرت سے فتح حاصل کی۔''محسن کی آواز تیز ہوتی جا رہی تھی۔

''ہم اپنی تاریخ بھلا چکے ہیں مگر دنیا اس سے واقف ہے۔ تم کیا سمجھتے ہو کہ امریکہ کیوں ہم سے خوف زدہ ہے۔ اس لئے کہ وہ ہمارا ماضی جانتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں کی مرکزیت کی علامت خلافت عثمانیہ کے کمزور ترین دور میں بھی ہم امریکہ سے خراج لیا کرتے تھے۔ الجزائر کے گورنر امریکہ سے سالانہ دس لاکھ ڈالر اور بارہ ہزار عثمانی سکہ بطور خراج وصول کر کے اسے بحرہ قلزم کے راستے تجارتی سرگرمیاں جاری رکھنے کی اجازت دیتے تھے۔''محسن اپنی بات مکمل کر کے خاموش ہو گیا۔

''مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ ماؤں نے محمد بن قاسم اور صلاح الدین ایوبی جیسے بیٹوں کو جنم دینا چھوڑ دیا ہے۔''حمزہ آج اپنی ساری الجھنیں ختم کرنے کا تہیہ کر چکا تھا۔

نہیں! ایسی بات نہیں ہے۔ یہ تم اس لئے کہہ رہے ہو کہ جس دنیا میں تم رہتے ہو وہاں تمہیں ایسے ہی بیٹوں اور ایسی ہی ماؤں سے واسطہ پڑتا ہے۔ تم نے ان ماؤں کو دیکھا ہے جو اپنے بچوں کو بلیوں اور چوہوں سے بھی ڈراتی ہیں۔ پھر وہ اس کے اتنے عادی ہو جاتے ہیں کہ بڑے ہو کر بھی "چوہوں سے ڈرتے ہیں اور جب کوئی امتحان کی گھڑی آتی ہے تو وہ ''سب سے پہلے پاکستان'' کے نعرے کو جواز بنا کر دبکنے کے لئے بل ڈھونڈنے لگتے ہیں۔ وہ بھول جاتے ہیں کہ جب موت آئے گی تو وہ ہر بل سے نکال لیے جائینگے۔

ہاں! ہماری دنیا کی مائیں عجیب ہیں۔ کچھ عرصہ قبل ایک ماں ہمارے پاس آئی اور کہنے لگی کہ''میں ایک بیوہ ہوں۔ میں اللہ کی راہ پر چلنے والوں کی مدد کرنا چاہتی ہوں۔ اللہ نے مجھے اتنا نوازا ہے کہ میں اسلام آباد خرید کر اللہ کی راہ میں قربانی دینے والوں پر قربان کر سکتی ہوں۔ آپ بتائیں کہ میں کیا پیش کروں؟''

اُس عظیم ماں کو ہمارے امیر نے جواب دیا:''کہ آپ اللہ کی راہ میں وہ چیز دیں جو آپ کو سب سے زیادہ پیاری ہے۔ وہ ماں وہاں سے چلی گئی اور چند دن بعد واپس آئی تو اس کے ساتھ اُس کا 18 سالہ بیٹا بھی تھا۔ اس نے آکر ہمارے امیر سے کہا کہ میں ایک بیوہ اور پانچ بیٹیوں کی ماں ہوں۔ یہ میرا اکلوتا بیٹا ہے جو مجھے ہر دنیاوی چیز سے عزیز ہے۔ میں کئی دن تک آپ کی بات پر سوچتی رہی اور پھر اس نتیجے پر پہنچی کہ اللہ کی راہ میں دینے کے لئے میرے پاس اس سے قیمتی کوئی چیز نہیں ہے۔'' (جاری ہے)

بقیہ غیر ملکی ہاتھ

ایسے میں ان علماء کا اور ان کے فتوے کا کیا اعتبار رہ جاتا ہے جس فتوے سے''شیطان ملک''خوش ہوا اور داد وتحسین کے ڈونگرے بجائے اُس کے 'شرعی' ہونے کی حیثیت تو خود بخود واضح ہو جاتی ہے پھر اس فتوے میں سیاسی تبصرہ اور قانونی مشاورت تو بدرجۂ اتم موجود تھی' جو سیاست دانوں اور وکلاء کا کام ہے، علماء کا کام تو شریعت کی روشنی میں راہ نمائی دینا ہے نہ کہ آئین کے نکات کی تشریح کرنا۔ یہ تمام علماء باجوڑ اور سوات پر بمباری کرنے والوں' صلیبی جنگ میں مسلمانوں کو گرفتار کرنے والوں اور ڈالروں کے عوض صلیبیوں کے ہاتھ فروخت کرنے والوں اور مجاہدین کے خون سے اپنے ہاتھ رنگنے والوں سگانِ امریکہ کے خلاف تو ایک حرف کہنے کی توفیق سے بھی محروم رہے بلکہ لال مسجد والوں نے جب ایمانی غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے فتویٰ دیا تو یہ سب عناصر"صم بکم" کی عملی تفسیر بنے رہے۔ یہ بھی عجیب اتفاق ہے یا کسی 'چمک' کا کمال کہ کالم نگاروں کی 'جگالیاں' علماء کے نام پر مذہبی بہروپیوں کا فتویٰ اور ان کیمرہ بریفنگ سبھی ایک ہی ہفتے میں سرانجام پائے۔

ویسے وزیرستان میں ۲۰۰۳ء میں امریکی احکامات پر کیے جانے والے آپریشن کے آغاز پر حکومت نے کچھ بھارتی کرنسی اور خورا کی مواد جس پر انڈیا کی مہریں لگی ہوئیں تھیں، ایجاد کیا تھا مگر پھر بھارتی دوستی کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان 'ایجادات' کی تکرار نہیں کی۔ اب پھر وہی 'پرانا جال نئے شکاری' لے کر آئے ہیں۔ راجیو کی اسلام آباد آمد پر 'کشمیر ہاؤس' کے بورڈ اُتروا دینے والے اور سکھوں کی تمام تر فہرستیں خیر سگالی کے طور پر راجیو کے حوالے کرنے والے، بغیر تفریق مرد وزن راجیو سے 'انفرادی ملاقاتیں' کرنے والے 'مجاہدین فی سبیل اللہ کو 'را' کا ایجنٹ کہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے والے اس 'مداری ٹولے' نے تمام لوگوں کو گو دن، احمق اور بے وقوف خیال کر رکھا ہے۔

مجاہدین کے بہی خواہ حضرات کو چاہیے کہ ذرائع ابلاغ کی خبروں، تجزیوں اور تبصروں کو دشمن کی زبان سمجھتے ہوئے سنیں کیونکہ یہ تو ہم دیکھ ہی چکے ہیں کہ 'اچھے بھلے' بیت اللہ محسود کے انتقال کی خبر نشر کر کے فتح محسوس کروائی گئی مگر زندگی اور موت، رزق اور عزت ہر چیز کا مالک تو وہی ہے۔ جس کے سہارے مجاہدین نے تہی دامن وتہی داماں اور بے سروسامانی کے عالم میں ساری دنیا سے ٹکر لے رکھی ہے۔

صلیبی جنگ اور آئمۃ الکفر

❁ افغانستان میں امریکی پالیسی ناکام ہوچکی ہے: برطانیہ

افغانستان میں برطانوی سفیر شرارڈ کو پرکونز نے کہا ہے کہ افغانستان میں امریکی پالیسی ناکام ہوچکی ہے جبکہ نیٹو افواج کی تعداد سے صورتحال مزید خراب ہوگی

☆ نیٹو اور یورپی یونین نے طالبان سے مصالحت کی حمایت کردی

افغانستان میں نیٹو افواج کے کمانڈر میکرنن کینیڈا کے وزیراعظم اسٹیون اور یورپی یونین کی خارجہ پالیسی کے سربراہ یاویز سولانہ نے مختلف بیانات میں طالبان کے ساتھ ہونے والی مصالحت کی کوششوں کی حمایت کی ہے۔

(صلیبی لشکر اب اپنی شکست کو سامنے دیکھ کر مذاکرات کا تماشہ رچا کر میدان سے بھاگنا چاہ رہے ہیں۔ لیکن اللہ کے لشکر ان کی ذلت آمیز شکست کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے، ان شاءاللہ)

❁ افغانستان کے اکثر علاقوں سے طالبان کا کنٹرول ختم کرنا انتہائی مشکل ہے: جنرل پیٹریوس

عراق میں امریکی فوجی کمانڈر جنرل پیٹریوس نے کہا ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے اکثر علاقوں سے طالبان کا کنٹرول ختم کرنا انتہائی مشکل ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عراق سے حاصل ہونے والے تجربے کو افغانستان میں استعمال کرنا چاہیے۔ جنرل پیٹریوس نے مزید کہا ہے کہ افغانستان میں کامیابی کے لیے قبائلی راہنماؤں کو سیاسی دھارے میں شامل کرنا ہوگا۔

(میر جعفر اور میر صادق جیسے ابن الوقت ہر دور میں کفری طاقتوں کا آخری ہتھیار رہے ہیں۔ کفار کا موجودہ اتحاد بھی عراق اور افغانستان میں بھی مجاہدین کے ہاتھوں شکست کھانے کے بعد اسی حربے کے ذریعے "غلبہ اسلام" کی منزل سے اُمت مسلمہ کو دور کرنے کی کوشش کر رہا ہے، لیکن مجاہدین اللہ کی نصرت اور ایمانی بصیرت کے ذریعے حزب ابلیس کے ہر ہتھکنڈے کو ناکام بنا دیں گے، ان شاءاللہ۔)

❁ کرزئی کا نیا لطیفہ: ملا عمر واپس آجائیں تو انہیں ذاتی طور پر تحفظ دلواؤں گا

داد دیجیے حامد کرزئی کی حس مزاح کو کہ وہ اتنی تلخیوں میں گھرا ہونے کے باوجود بھی ایسے پُر مزاح بیانات دیتا رہتا ہے۔ جو شخص خود اپنے گھر کے اندر بھی محفوظ نہ ہو اور شہر سے نکلے تو اغوا ہونے سے بال بال بچے یا قتل ہونے سے اور وہ مرد جری امیر المومنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ کو تحفظ دلوانے کی پیشکش کر رہا ہے۔ وہ بدبخت یہ نہیں جانتا کہ بندۂ مومن تو پیدا ہی فطرت کے مقاصد کی حفاظت کے لیے ہوتا ہے۔ کجا یہ کہ خود اس کو کسی حفاظتی بندوبست کی حاجت درپیش ہو۔

❁ ایف سی اہلکاروں کی تربیت کے لیے امریکی فوجی جلد پاکستان پہنچیں گے، گروپ میں برطانوی میرینز بھی شامل ہیں: پنٹاگون

پنٹاگون کے ترجمان جیف مورل نے غیر ملکی میڈیا کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ امریکی فوجی میرینز کا پہلا گروپ آئندہ چند ہفتوں میں پاکستان پہنچے گا۔ جو پاکستانی فوج کے منتخب جوانوں کو تربیت دے گا۔ جس کے بعد یہ جوان قبائلی علاقوں میں فرنٹیئر کور کے دیگر سپاہیوں کو تربیت دیں گے۔ گروپ میں برطانوی میرینز بھی شامل ہیں۔ ترجمان نے اسی تربیتی پروگرام کو مثبت قدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے پاکستان کی نیک نیتی کا پتا چلتا ہے۔ واضح رہے کہ اس سے پہلے میریٹ ہوٹل اور تربیلا میں بھی امریکی کمانڈوز اور ان کے بہت بڑے بڑے کنٹینرز کی موجودگی بھی پاکستانی میڈیا میں زیر بحث رہی ہے۔

(دہشت گردی کی جنگ میں پاکستانی فوج نے گزشتہ سات سالوں میں خونِ مسلم کو پانی کی طرح بہایا ہے لیکن اس کے آقاؤں کی ابھی بھی تسلی نہیں ہوئی (اور ہوگی بھی نہیں)۔ چنانچہ اب 'غلام رسول'، 'عبد الرحمٰن' جیسے ناموں والے پاکستانی فوجی یہود و نصاریٰ سے تربیت لے کر مسلمانوں کے قتل میں شریک بھی ہونگے اور خود بھی قتل ہوں گے۔)

❁ بش جانے سے پہلے پاکستان کو میدان جنگ بنانا چاہتا ہے: لاس اینجلس ٹائمز

شکست خوردہ احمق اعظم جارج بش عراق اور افغانستان میں شروع کی جانے والی جنگوں کے اختتام سے قبل اقتدار چھوڑنے والا ہے، لیکن سبکدوشی سے چند ماہ قبل لگتا ہے کہ وہ "دہشت گردی کے خلاف جنگ" کا دائرہ وسیع کرتے ہوئے پاکسان کو تیسرا میدان جنگ بنانا چاہتا ہے۔ یہ تبصرہ امریکی اخبار لاس اینجلس ٹائمز نے شائع کیا ہے۔ اخبار کے مطابق بش انتظامیہ کی خارجہ پالیسی میں عراق کے بعد پاکستان دوسری بڑی غلطی بن چکا ہے۔ اس صورتحال میں اگلے چند ماہ میں پنٹاگون پاکستان پر دباؤ بڑھانے کے بجائے خود کچھ ایسا کرسکتا ہے جو آنے والی امریکی انتظامیہ کے لیے ان چاہا تحفہ ہوگا۔

(ایسی سب خبروں پر یہی کہا جاسکتا ہے کہ
'چمن تک آپہنچی دیوارِ زنداں ہم نہ کہتے تھے'
"سب سے پہلے پاکستان" جیسا نعرہ لگانے کا یہی انجام ہونا تھا۔ جو آگ اپنے مسلمان بھائیوں کے گھر میں لگائی تھی وہ آج اپنا ہی نشیمن جلا رہی ہے۔)

❁ مشترکہ گشت سے طالبان کے محفوظ ٹھکانے تباہ کئے جاسکتے ہیں، پاکستان موسم سرما میں طالبان کے خلاف بڑی کارروائی میں حصہ لے: امریکی کمانڈر

امریکہ نے کہا ہے کہ پاک افغان سرحد پر مشترکہ فوجی گشت سے طالبان کی کارروائیوں کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔ انٹرنیشنل سیکورٹی اسسٹنس فورس کے سربراہ اور

نیٹو کے کمانڈر جنرل ڈیوڈ میکرنن نے پینٹا گون میں ویڈیو کانفرنس کے ذریعے صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ پاک افغان سرحد پر مشترکہ فوجی گشت سے سرحد پار طالبان کی کارروائیاں اور ٹھکانے ختم کئے جاسکتے ہیں۔لہٰذا پاکستان اور امریکہ، نیٹو اور افغان فوجیوں کے ساتھ پاک افغان سرحد پر مشترکہ فوجی گشت کرے۔اُس نے پاکستان پر زور دیا کہ وہ طالبان کے خلاف موسم سرما میں کی جانے والی کارروائی میں حصہ لے۔

(پاکستانی حکمرانوں اور فوج نے اپنے آقا امریکہ کی خوشنودی کے لیے اپنا سب کچھ داؤ پر لگادیا ہے لیکن امریکہ ابھی بھی کہہ رہا ہے کہ Do more، انہی کفار، مرتدین اور منافقین کے لیے جہنم کی آگ بھی پکار رہی ہے ھل من مزید، ھل من مزید)

❁ اسامہ بن لادن کی تلاش میں پاکستان پر حملے کا حکم دوں گا: اوبامہ

امریکی صدارتی امیدوار باراک اوبامہ نے الیکشن سے قبل آخری مباحثہ میں بھی پاکستان پر حملے کے اپنے ارادے کو دُہرایا جبکہ مکین نے اوبامہ کی اس دھمکی کو اُس کی ناتجربہ کاری قرار دیا۔

(مکین اور اس کی پارٹی اس سے پہلے مسلمانوں بالخصوص مجاہدین پر حملہ آور ہونے کا انجام بھگت چکے ہیں لیکن اوبامہ کو شاید ابھی اندازہ نہیں کہ امریکہ جہاں بھی جائے گا مجاہدین اس کا بندوبست کرنے کے لیے اس سے پہلے وہاں موجود ہوں گے۔)

❁ امریکی کمانڈرز کا فوری طور پر ۲۰ ہزار فوجی افغانستان بھیجنے پر غور

ایک غیر ملکی خبر رساں ادارے نے امریکی حکام کے حوالے سے بتایا کہ افغانستان میں صلیبیوں کی بڑھتی ہوئی ہلاکتوں نے امریکی فوج کے منصوبہ سازوں کو مجوزہ اضافی فوجیوں کی تعداد مزید بڑھانے پر غور کرنے کے لیے مجبور کردیا ہے۔ خبر رساں ادارے کے مطابق پہلے دس ہزار فوجیوں کو افغانستان بھجوانے کا فیصلہ کر لیا گیا تھا لیکن اب ان کی تعداد بڑھا کر ۲۰ ہزار کرنے پر غور کیا جا رہا ہے۔

(سچ کہتے ہیں جب گیدڑ کی موت آتی ہے تو وہ شہر کا رُخ کرتا ہے)

❁❁❁

بقیہ: میرے رب کی سنت

اور گروہوں کی مسلح غنڈہ گردی کو حرام قرار دے دیتا۔معصوم اور بے گناہوں کے قتل کو ناجائز اور قابل تقریر گردانتا خواہ حکمران کرے، کوئی سیاسی گروہ کرے یا کوئی دوست ملک تو شاید اس فتویٰ صرف اسی کا چلتا ہے جس کا دامن حرص وہوس سے پاک اور اقتدار کی چوکھٹ سے دور ہو۔ورنہ سب خسارہ ہے۔کوئی ہے جو بنام خدا ان سے کہے کہ ہم عذاب میں ہیں، ہم بے بس ولاچار ہوگئے ہیں اور وہ خم ٹھونک کر کہیں کہ ہاں ایک راستہ ہے غلطیوں کے اعتراف کا۔ استغفار کا۔ اجتماعی استغفار کا۔ مانو ہم سے خطائیں ہوئیں، ظلم ہوا، زیادتی ہوئی۔اس رب کائنات کے حضور۔لیکن ہم تو معاملات خود درست کرنا چاہتے ہیں۔رٹ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ہم بہت طاقتور ہیں۔لیکن صاحبان نظر کہتے ہیں کہ زمانہ سید الانبیاء کی اس حدیث کے مصداق ہے۔آپ نے فرمایا''ایسا ہوگا کہ ایک فتنہ آئے گا اور مومن کہے گا اس میں میرے لئے ہلاکت ہے۔لیکن جب وہ دور ہوجائے گا اور دوسرا فتنہ شروع ہوگا تو پچھلے فتنے کو بھلا دے گا اور مومن پکار اٹھے گا۔ فتنہ تو یہ ہے۔کیا ہمارے روز وشب اور مہ وسال ایسے ہی نہیں گزر رہے تو ایسے میں حل تو ایک ہے کہ ہم پر رحم فرما، ہمارے حال پر کرم کر۔اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا تو ہم بڑے خسارے میں جانے والے ہیں۔خوبصورت ایوانوں میں جبہ ودستار اور عماموں سے مزین اجلاسوں سے نہ پہلے حالات بدلے تھے اور نہ اب بدلے گے کہ یہ میرے رب کی سنت ہی نہیں ہے کہ وہ تو صرف مضطرب دلوں کی فریاد سنتا ہے۔

❁❁❁

بقیہ: 'فرسودہ' جال لائے پھر شکاری

امارت اسلامیہ افغانستان ان بے بنیاد افواہوں کو مجاہدین، افغان عوام اور دیگر قوموں کے مابین بداعتمادی پیدا کرنے کی ایک ناکام کوشش سمجھتی ہے۔طالبان کے کسی بااختیار نمائندہ نے کبھی امریکہ یا کٹھ پتلی افغان حکومت کے ساتھ کسی قسم کے مذاکرات نہیں کیے۔چند سابق طالبان عہدیدار جو یا تو اپنے گھروں میں نظر بند ہیں یا جنہوں نے ہتھیار ڈال دیے تھے امارت اسلامیہ کی نمائندگی نہیں کرتے۔

اگر ہماری لڑائی کٹھ پتلی انتظامیہ میں وزارتوں اور کرسیوں کے لیے ہوتی تو اس طرح کے مذاکرات قابل فہم تھے لیکن ہماری جدوجہد تو اسلام دشمنوں کا خاتمہ کر کے افغانستان میں اللہ کا حکم نافذ کرنے کے لیے ہے۔

کوئی بھی مذاکرات جو افغانستان اور اسلام کے مفاد میں ہوئے، قوم سے چھپائے نہیں جائیں گے، ہماری جدوجہد غیر ملکی فوجوں کے انخلاء تک جاری رہے گی۔''

اس بیان کے بعد بھی ذرائع ابلاغ مذاکرات کا ڈھول پیٹتے رہے، کٹھ پتلی افغان حکومت اور امریکہ اور اُس کے اتحادی بھی یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے رہے کہ مذاکرات کے ذریعے قیام امن کی جانب بڑی پیشرفت متوقع ہے۔جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ یہ سارا شور وغوغا دراصل مجاہدین کی صفوں میں دراڑیں ڈالنے اور غازیان صف شکن کو حکومت و وزارت کے لالچ کے ذریعے زیر کرنے کی مذموم کوشش تھی جو کہ مجاہدین اور اُن کی قیادت نے اپنی مومنانہ فراست وبصیرت اور اللہ کی نصرت سے ناکام بنادی ہے۔چنانچہ اکتوبر کے اواخر میں نام نہاد پاک افغان منی جرگے کی جانب سے مذاکرات کی پیش کش کو مسترد کرتے ہوئے طالبان کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے اپنے بیان میں ایک دفعہ پھر کہا کہ ''مجاہدین افغانستان میں فتح کے بہت قریب ہیں اور افغانستان سے غیر ملکی افواج کی واپسی تک کوئی بات چیت نہیں ہوگی، بلکہ جنگ جاری رہے گی۔'' ان شاءاللہ

اک نظر ادھر بھی......!

☆ آئی ایس آئی کے نئے سربراہ کو امریکی محکمہ دفاع میں احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے: امریکی اخبار

ایک امریکی اخبار نے جنرل کیانی کی مائیک مولن سے امریکی جہاز یو ایس ایس ابراہام لنکن پر ملاقات کی تصویر جاری کرتے ہوئے انکشاف کیا ہے کہ دونوں میں اب تک ۶ ملاقاتیں ہو چکی ہیں جبکہ مذکورہ ملاقات کی تصویر میں جنرل شجاع پاشا جو آئی ایس آئی کا نیا سربراہ ہے بھی موجود تھا۔ اخبار کے مطابق جنرل پاشا کو امریکی محکمہ دفاع میں احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

(اب کوئی ہمیں بتلائے کہ جنرل کیانی اور امریکی جرنیل مائیکل مولن میں قرابت کا آخر وہ کون سا رشتہ ہے جو یہ دونوں ۶ دفعہ مل چکے ہیں۔ اور پنٹاگون کن خدمات کی بناء پر جنرل پاشا کا احترام کرتا ہے؟ (اگرچہ اس احترام کی قلعی آئے روز آئی ایس آئی پر ہونے والی الزام تراشی سے کھل جاتی ہے) کاش کوئی پاکستانی جرنیلوں کو سمجھائے کہ اللہ نے مسلمانوں کے لیے دوستی اور دشمنی کے لیے کیا معیار مقرر کیا ہے؟ اور یہود و نصاریٰ سے دوستی کرنے والوں کا کیا انجام ہے؟)

☆ امریکہ سے لڑنے کی باتیں کرنے والے ہمارے دوست نہیں: الطاف

موت کے ایک سال مزید نزدیک ہونے یعنی ۵۵ ویں سال گرہ کی خوشی میں منعقدہ اجتماع سے قاتل موومنٹ کے سربراہ الطاف نے کہا کہ پاکستانی فوج انتہا پسند عناصر کے خلاف بھرپور کارروائی کر رہی ہے۔ لہٰذا امریکہ کو ہمدردانہ مشورہ ہے کہ وہ پاکستانی حدود کی خلاف ورزی نہ کرے۔ اُس نے مزید کہا کہ جو سیاسی رہنما اور تجزیہ نگار امریکہ سے لڑنے کی باتیں کر رہے ہیں وہ ہمارے دوست نہیں۔

(ایسی باتیں کرنے والوں کا تو پتا نہیں لیکن امریکہ سے لڑنے والے یقیناً الطاف کے دوست نہیں اور وہ کسی بھی منافق اور مرتد کے دوست نہیں)

☆ پاکستان اب ایک وار زون ہے: ریڈ کراس

عالمی امدادی ادارے ریڈ کراس نے پاکستان کو دنیا کا نیا وار زون قرار دیا ہے۔ اسلام آباد میں ریڈ کراس کے ترجمان مارکوسی نے نیویارک ٹائمز کو اپنے ایک انٹرویو میں کہا کہ پاکستان اب ایک وار زون ہے۔ ماکوسی نے کہا کہ پاکستانی قبائلی علاقے اب مکمل طور پر میدان جنگ بن چکے ہیں اور یہ جنگ پاکستان بھر میں پھیل رہی ہے۔ میریٹ ہوٹل پر حملے کے بعد اسلام آباد جیسے شہر بھی محفوظ نہیں رہے۔ ترجمان کے مطابق قبائلی علاقوں میں پاکستانی فوج طالبان کے خلاف برسر پیکار ہے۔ لڑائی میں ہلاکتیں معمول بن چکی ہیں۔ بڑی تعداد میں لوگ مارے جا چکے ہیں۔ ہیلی کاپٹر اور جیٹ طیاروں کی بمباری کے خوف سے اڑھائی لاکھ افراد پاکستان کے بالائی علاقوں سے نقل مکانی کر چکے ہیں اور کئی ہزار منتظر ہیں کہ وہ باجوڑ کی سرحد پار کر کے افغانستان میں داخل ہو جائیں جس سے یہ ظاہر ہے کہ پاکستان اب ایک جنگی زون ہے۔ ہزاروں قبائلی لوگ پشاور اور گرد و نواح کے علاقوں میں قائم پناہ گزین کیمپوں میں پڑے ہیں۔

(دنیا بھر میں اگر کسی عیسائی، یہودی یا کسی بھی کافر قوم کو خراش بھی آجائے تو ریڈ کراس اور اقوام متحدہ کا پناہ گزینوں کا کمیشن اور ان جیسے دوسرے ادارے آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ دارفور (سوڈان) اور مشرقی تیمور (انڈونیشیا) اس کی واضح مثالیں ہیں۔ جہاں عیسائی اداروں نے ان کی سرپرستی کی۔ لیکن جب انہی صلیبیوں کے اشاروں پر خون مسلم سے ہولی کھیلی جاتی ہے تو یہ ادارے صرف بیان بازی کرتے ہیں۔)

☆ امریکی مفادات کی جنگ نے پاکستان کو تقسیم کے دہانے پر کھڑا کیا ہے: القاعدہ رہنما آدم غدن یحییٰ (عزام امریکی)

القاعدہ کے راہنما عزام امریکی نے ویب سائٹ پر جاری اپنے تازہ بیان میں کہا ہے کہ پاکستان دہشت گردی کے نام پر امریکی مفادات کی جنگ لڑ رہا ہے اور اس جنگ نے پاکستان کو تقسیم کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔ اُن کا کہنا تھا کہ پاکستان کی نئی قیادت بھی امریکہ کی کٹھ پتلی ہے۔

☆ کرزئی کا بھائی منشیات کا سمگلر ہے: امریکی حکام

امریکی حکام نے الزام لگایا ہے کہ کرزئی کا بھائی منشیات کا سمگلر ہے۔ حامد کرزئی کا بھائی احمد ولی کرزئی قندھار کی صوبائی کونسل کا صدر ہے اور اس نے اپنے اوپر الزامات کی تردید کی ہے۔

(آج تک امریکی و مغربی ذرائع ابلاغ یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ طالبان منشیات کی تجارت کے ذریعے وسائل اور اسلحہ حاصل کر رہے ہیں لیکن اب جب حامد کرزئی سے صلیبیوں کا جی بھر گیا ہے اور وہ اس کی جگہ زلمے خلیل زاد کو اپنا نیا مہرہ بنانا چاہتے ہیں تو ان ذرائع ابلاغ کو بھی منشیات کی سمگلنگ کے اصل ملزم نظر آنے لگے ہیں۔)

☆ افغانستان کے زیادہ تر حصے پر طالبان کا قبضہ ہے: امریکی صحافی نرروزن

افغانستان سے واپس آنے والے امریکی صحافی نے ایک امریکی جریدے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ افغانستان کے زیادہ تر حصے میں طالبان کا قبضہ ہے۔ وہ پرسکون طریقے سے ہر جگہ گھومتے پھرتے ہیں۔ طالبان کابل سے قریب تر ہو رہے ہیں، جبکہ گرد و نواح کے علاقے پہلے ہی طالبان کے قبضے میں ہیں۔ اور انہوں نے طاقت کا خلاء پر کرنے کا گُر سیکھ لیا ہے۔ نرروزن کا کہنا تھا کہ افغانستان کے مسئلے کا پر امن حل وہاں سے غیر ملکی افواج کی واپسی سے ہی ممکن ہے۔

☆ افغانستان سے فوج واپس بلاؤ: کینیڈا میں مظاہرہ

کینیڈا کے دارالحکومت کی پارلیمنٹ ہل میں سینکڑوں شہریوں نے احتجاجی ریلی نکالی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ فوری طور پر افغانستان سے اپنی فوج واپس بلائے۔

(واضح رہے کہ گزشتہ چند ماہ میں افغانستان میں ہلاک ہونے والے اتحادی فوجیوں میں کئی کینیڈین تھے۔)

☆ پاکستان اور ہندوستان کا ''دہشت گردی'' کے خلاف مشترکہ لائحہ عمل تیار کرنے پر اتفاق

نئی دہلی میں ہونے والے پاکستان اور بھارت کے قومی سلامتی کے مشیروں کی ملاقات کے موقع پر جامع مذکرات جاری رکھنے اور دہشت گردی کے خلاف مشترکہ لائحہ عمل تیار کرنے پر اتفاق رائے ہوگیا۔ بعد ازاں چین میں پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم نے بھی ملاقات کے دوران دہشت گردی کے خلاف مشترکہ جدوجہد پر اتفاق کیا۔

(عجب تماشا ہے کہ ایک طرف پاکستانی سیکورٹی حکام اور میڈیا واویلا مچاتے ہیں کہ پاکستان میں خصوصاً قبائلی علاقوں میں بھارت کی خفیہ ایجنسی ''را'' دہشت گردی میں ملوث ہے۔ دوسری طرف اسی بھارت کے ساتھ مل کر دہشت گردی کے خلاف میکنزم بنائے جا رہے ہیں۔)

☆ افغانستان کے صوبے لوگر میں طالبان کی متوازی حکومت قائم ہے: رپورٹ

ایک رپورٹ کے مطابق افغانستان کے صوبہ لوگر میں طالبان کو مکمل کنٹرول حاصل ہے اور انہوں نے وہاں کٹھ پتلی کرزئی انتظامیہ کے متوازی حکومت قائم کر کے صوبے کے ساتوں اضلاع میں باقاعدہ طور پر پولیس سٹیشن، عدالتیں اور تعلیمی کمیٹیاں قائم کر دی ہیں۔ واضح رہے کہ صوبہ لوگر دارالحکومت کابل سے چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ عوام کی ایک بڑی تعداد نے بڑھتے ہوئے جرائم سے تنگ آکر طالبان حکومت سے رجوع کیا ہے۔ جنھوں نے کئی چوروں، راہزنوں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی ہے۔

☆ بلیک واٹر فاٹا میں سرگرم سیکورٹی اداروں کو تربیت دے گی

ایک نیوز ایجنسی نے اپنے ذرائع کے حوالے سے دعویٰ کیا ہے کہ عراق میں شہریوں کے قتل سے بدنام ہونے والی امریکی سیکورٹی ایجنسی بلیک واٹر فاٹا میں سرگرم اداروں ایف سی، خاصہ دار فورس اور قبائلی عوام کو تربیت دے گی۔ ذرائع کے مطابق بلیک واٹر کے ساتھ معاہدہ پرویز کے دور میں ہوا تھا۔

☆ قبائلی لشکروں کے منصوبے کو امریکی حمایت حاصل، لشکروں کو مسلح کرنے کے لیے آصف زرداری کا چین سے اسلحہ خریدنے کا معاہدہ

اخباری اطلاعات کے مطابق قبائلی علاقوں میں تحریک طالبان پاکستان کا مقابلہ کرنے کے لیے قبائلی وعوامی لشکر تشکیل دینے کا منصوبہ امریکیوں کی ہدایت ومشاورت کے تحت بنایا گیا ہے۔ جبکہ ان لشکروں کو مسلح کرنے کے لیے رواں ماہ دورہ چین کے دوران آصف زرداری نے چین کے ساتھ چینی ساختہ اے کے ۴۷ اور دوسرا چھوٹا اسلحہ خریدنے کا معاہدہ کیا ہے۔ جبکہ امریکی اور نیٹو ٹرینروں نے قبائلی علاقوں میں پاک فوج کے سپاہیوں کو تربیت دینے کا آغاز کر دیا ہے۔ پاکستانی وزیر دفاع احمد مختار کے مطابق تربیت اعظم میں دی جائے گی۔

(عالمی طاغوتوں اور ان کے آلہ کاروں کا دنیا کے ہر محاذ پر شکست کا سامنا ہے۔ لیکن ابلیس اپنے ان چیلوں کی بربادی وہلاکت کو یقینی بنانے کے لیے نئے راستے دکھاتا ہے۔ لشکر اور ملیشیائیں بنانے کا حربہ بھی ایک ایسی چال ہے جو پہلے سوویت یونین نے افغانستان میں اور پھر امریکہ نے عراق میں چلنے کی کوشش کی۔ ایسا ہی حربہ پاکستان اور افغانستان کے قبائلی علاقوں میں آزمایا جا رہا ہے۔ اللہ کی رحمت کے طفیل کفار ومرتدین کی یہ چال بھی ان پر اُلٹی پڑے گی۔ ان شاءاللہ)

☆ بگرام جیل میں پاکستان سے گرفتار کئے گئے ۱۵۰ بچے اور ۶ خواتین قید ہیں: نومسلم برطانوی صحافی مریم

برطانوی نومسلم خاتون صحافی مریم نے انکشاف کیا ہے کہ پاکستان سے گرفتار کئے جانے والے افراد میں سے ۱۵۰ بچے اور ۲ پاکستانی اور ۴ عرب خواتین بگرام ایئر بیس پر امریکی قید ہیں۔ اسلام آباد میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے مریم نے بتایا کہ جنرل پرویز کے دور میں بڑی تعداد میں لوگوں کو اغوا کر کے امریکہ کے ہاتھ ۵، ۵ ہزار ڈالر میں بیچ دیا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کے کہنے پر پاکستانیوں کو تشدد کر کے پاکستانی خفیہ جیلوں میں بھی رکھا جاتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ان کے پاس اپنے دعووں کے ثبوت بشمول ویڈیوز موجود ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ امریکہ ان خواتین اور بچوں کو رہا کرے ورنہ میں تمام ثبوت دنیا کے سامنے لاؤں گی۔

(افسوس صد افسوس، کہاں وہ اُمت کہ جو اپنی ایک بیٹی کی پکار پر ہندوستان پر لشکر کشی کر دیتی تھی اور کہاں ہم جیسے مردہ ضمیروں کا ہجوم جن کے سامنے امت کی جانے کتنی عفت مآب بیٹیاں کتنے سالوں سے کفر کے ناپاک شکنجوں میں قید ہیں۔ لیکن ہم اتنے بے حس ہیں کہ ''فق العانی'' (قیدی کو چھڑاؤ) کے فرض کو پورا کرنا تو درکنار، ہم ان بے بس مظلوموں کا ذکر تک فراموش کئے بیٹھے ہیں۔ اور ہمارے ٹیکسوں پر پلنے خفیہ ادارے بردہ فروشی کی دکانیں سجائے بیٹھے ہیں۔)

محترم قارئین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ آئے روز ذرائع ابلاغ میں عصر حاضر کی صلیبی جنگ سے متعلق خبریں، تجزیے اور تبصرے ملاحظہ کرتے ہوں گے جو بیشتر اوقات مخلص مسلمانوں کے دلوں میں ابہام اور مایوسی پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ ان تبصروں تجزیوں میں ذرائع ابلاغ کا منافقانہ کردار جھلکتا ہے۔ یہ ذرائع ابلاغ حق وباطل کی لڑائی میں مکمل طور پر شریک ہو کر طاغوتی قوتوں کی پشتبانی کر رہے ہیں۔ جس کی کئی وجوہات میں سے بنیادی اور اہم وجوہات اللہ رب العزت کی عظمت وقدرت کی معرفت نہ ہونا، ایمان کی کمزوری اور حب دنیا کا موذی مرض (وھن) ہیں۔

نوائے افغان جہاد___ صورتحال کا درست تجزیہ کرنے کی ایک کوشش سے آپ بھی اس کوشش میں شریک ہو سکتے ہیں۔

نوائے افغان جہاد کو دوسروں تک پہنچایئے۔

اپنی تحریریں، مشورے اور تجاویز درج ذیل ای میل پر روانہ کریں۔

nawaiafghan@gmail.com